نماز امامیہ



حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہ مومنین و مومنات کی آسانی کے لیے

اصولِ دین اور معراج المومن یعنی نماز کے تمام ضروری مسائل کا حادی

رسالہ

نمازِ امامیہ باترجمہ

(عکسی باتصویر)

مع اصولِ دین و خطباتِ عیدین وغیرہ

مطابق فتویٰ و احتیاط

افقہ الفقہا اعلم العلما، علامہ آقائے السید محسن الحکیم طباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ

آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ آقائے سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی (نجف اشرف)

آیۃ اللہ العظمیٰ المجتہد الاکبر آقائے الحاج سید روح اللہ خمینی اعلی اللہ مقامہٗ (ایران)

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید محمد رضا الموسوی گلپائیگانی مدظلہ العالی (قم مقدس)

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج الشیخ محمد علی الاراکی مدظلہ العالی (قم مقدس)

مرتبہ: عالیجناب تقدس مآب مولانا السید منظور حسین صاحب قبلہ نقوی مدظلہ العالی۔
خطیب جامع مسجد حسین آباد۔ علی پور

نظرثانی و اضافہ: مولانا الشیخ فرمان علی صاحب قبلہ نجفی

ناشران

امامیہ کتب خانہ۔ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔

اَمَّا بَعْد:۔ میں نے محترمی جناب شیخ راحت علی صاحب مالک امامیہ کتب خانہ لاہور کی فرمائش پر اس سالہ فقہ موسومہ بہ نمازِ امامیہ کا اول سے آخر تک بنظرِ غائر مطالعہ کیا اور مناسب و ضروری ترمیم و تصحیح کے بعد اسکے جملہ مسائل کو مطابق فتوٰی و احتیاط افقہ الفقہاء اعلم العلماء مجتہد اعظم علامہ آقا السید محسن الحکیم الطباطبائی نجفی اعلی اللہ مقامہٗ و آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ آقائے السید ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی و آیۃ اللہ العظمیٰ المجتہد الاکبر آقائے الحاج السید روح اللہ خمینی اعلی اللہ مقامہٗ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید محمد رضا الموسوی گلپائیگانی مدظلہ العالی و آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج الشیخ محمد علی اراکی مدظلہ العالی۔ درست کر دیا ہے۔ اب اس رسالہ پر مومنین و مقلدین کیلئے عمل کرنا انشاء اللہ العزیز صحیح اور باعث اجر بے حساب و موجب نجات ہوگا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

الاحقر المذنب
السید منظور حسین نقوی
خطیب جامع مسجد حسین آباد۔ علی پور

تقریظ

جناب مولانا محمد علی صاحب قبلہ نگرانِ اعلیٰ۔ محمدیہ ٹرسٹ پاکستان مہدی آباد (بلتستان)

میں نے زیرِ نظر رسالہ نمازِ امامیہ باترجمہ کو از اوّل تا آخر دیکھا اور پڑھا۔ اس کتاب میں اصولِ دین۔ فروعِ دین بمعہ تشریح غسل۔ وضو۔ تیمم کا طریقہ۔ واجب اور مستحب نمازیں۔ شکیاتِ نماز۔ نماز کی عربی عبارت کا اُردو ترجمہ۔ وضو تیمم اور نماز کی عملی تصاویر۔ نمازِ جمعہ و عیدین کا طریقہ اور خطبات کا اُردو میں ترجمہ نکاح کا خطبہ اور نکاح کے صیغہ جات۔ غسلِ میت۔ کفن۔ دفن کا طریقہ۔ نماز جنازہ۔ تلقین اور اسکی عربی عبارت کا اُردو میں ترجمہ۔ تاریخ ولادت و شہادت چہاردہ معصومین علیہم السلام۔ چاند دیکھنے کے اعمال اور ایام ہفتہ کے حالات بخشِ اصغر بارہ تاریخیں۔ قمر در عقرب اور استخارہ کا طریقہ۔ غرضیکہ تمام ضروریاتِ دین کو مختصر طریقہ سے یکجا کر کے اس رسالہ کو بہت مفید بنایا ہے۔

مولانا الشیخ فرمان علی صاحب قبلہ نجفی نے اس رسالہ میں نظرِ ثانی و اضافہ فرما کر مذہب امامیہ اثناعشریہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ میرے نزدیک اس رسالہ کا ہر شیعہ گھر میں ہونا لازمی ہے۔

میں اس کی اشاعت پر جناب شیخ راحت علی صاحب امامیہ کتب خانہ لاہور کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

والسلام
مولانا محمد علی

دینِ اسلام

ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے نزدیک ایک دین ہے۔ اور وُہ دینِ اسلام ہے۔ اسلام ایک ایسا سچا دین ہے۔ جو انسان کی خوش بختی آزادی اور تحفظ کا ضامن ہے۔

اسلام کامل ترین جامع ترین اور دُنیا و آخرت کی فلاح کی ضمانت دینے والا دین ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام آخری اور ہمیشہ رہنے والا دین ہے اسلام دینِ اخوت وامن وسکون ہونے کے ناطے۔ بدامنی، ظلم ستانی اور غربت کے خلاف ہے۔ جو اس دین کے قانون کا پابند ہو جائے وُہ مسلمان کہلاتا ہے۔ اور اسلام نام ہے شہادتین کا۔ اور جو اِن شہادتوں کا اقرار کرے وہ مُسلمان ہے۔

شہادتین | اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

کلمہ طیبہ | لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ۔

درود | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے ایک اصولِ دین دوسری فروعِ دین۔ اصولِ دین پر اعتقاد اور ایمان رکھنا واجب ہے اور فروعِ دین پر عمل پیرا ہونا واجب ہے۔

اصولِ دین[ل]

۱۔ توحید ۲۔ عدل ۳۔ نبوت ۴۔ امامت ۵۔ قیامت

۱۔ توحید:۔ یعنی خدا ایک اور بے مثل ہے۔ موجوداتِ عالم وجودِ باری تعالیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک گھر کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتا۔ تو یہ پوری کائنات بغیر کسی بنانے

ل اصولِ دین کی دو قسمیں ہیں: اصولِ اسلام اور اصولِ ایمان۔
اصولِ اسلام تین ہیں (۱) توحید (۲) نبوت (۳) قیامت۔
اور اصولِ ایمان پانچ ہیں یہی تینوں اور (۴) عدل (۵) امامت

والے کے کیسے بن سکتی ہے اور وہی خدا ہے۔

خدا ایک ہے۔ نظامِ کائنات کی ترتیب اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا ایک خدا کی طرف سے آنا اس بات کی دلیل ہے کہ خدا ایک ہے۔ خدا حاضر و ناظر ہے اور وہی خالق رازق اور معبودِ برحق ہے۔ اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔

۲- عدل :- یعنی خدا عادل ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے انصاف سے کرتا ہے۔ کبھی بھی ظلم نہیں کرتا۔ کیونکہ ظلم ایک بُری صفت اور نقص ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر بُری صفت اور نقائص سے پاک ہے۔ خود خدا کا عدل کا حکم اور ظلم سے منع فرمانا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خدا عادل ہے۔

۳- نبوت :- موجوداتِ عالم نظامِ الٰہی کے تحت ترقی اور کمال کی راہ پر گامزن ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دانہ اپنے اوقات اور شرائط پورے ہونے پر ایک تنہ آور درخت کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ تو انسان بھی ان موجوداتِ عالم میں سے ایک اہم اور افضل موجود ہے۔ کہ جسے مرضی کا مالک بنا کر دولا ہے

(حق و باطل) پر کھڑا کیا گیا ہے۔ تو اسے کمال اور ترقی حاصل کرنے کے لئے راہنمائی کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ وہ باطل کی ضلالت اور گمراہیوں سے بچ کر حق اور ہدایت کی راہ پر گامزن ہو۔ اسی ضرورت کے پیش نظر خداوند عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء انسان کی ہدایت کے لئے بھیجے ہیں اول جنکے حضرت آدم علیہ السلام اور آخر ہمارے آقائے نامدار حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ سب کے سب اول عمر سے آخر عمر تک ہر ایک قسم کے گناہ سے پاک و پاکیزہ ہیں۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ پر نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی آپ کے بعد کسی قسم کا نبی ہونے کا دعوےٰ کرے وہ کذاب ہے۔

۴۔ امامت :۔ نبوت کی تبلیغ رسالت یعنی ابلاغ احکام الٰہی کے بعد امامت کے فرائض شروع ہوتے ہیں۔ کہ امام کا کام احکام الٰہی نافذ کرنا ہے۔ رسول اکرمؐ نبی اور رسول ہونے کے ساتھ ساتھ امام بھی تھے تو آپکی رسالت کی حجۃ الوداع کے بعد مقام غدیر میں تکمیل

ہوئی جبکہ امامت آپکے اہل بیت میں منتقل ہوئی اور یکے بعد دیگرے بارہ امام منصب امامت پر فائز ہوئے۔ بارھواں امام پردۂ غیب میں ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپؐ کے بارہؑ خلیفے یعنی نائب ہیں۔ جن کو آپؐ نے ہی بحکم خدا مقرر کیا ہے یہ بمعہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اوّل عمر سے لیکر آخر عمر تک ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہیں۔ اُن کا ماننا ہر ایک مومن مسلمان پر لازم ہے اور ان کی فرماں برداری فرض۔ ان کو بارہ امام کہتے ہیں۔ ان میں سے بارھویں امامؑ اس وقت زندہ ہیں اور جب حکم خدا ہو گا آپؑ ظہور فرما کر دُنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ ان کے زمانے میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور آپؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اماموں کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

۱۔ حضرت امام علیؑ
۲۔ حضرت امام حسنؑ
۳۔ حضرت امام حسینؑ
۴۔ حضرت امام زین العابدینؑ
۵۔ حضرت امام محمد باقرؑ
۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ
۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
۸۔ حضرت امام علی رضاؑ

۹ - حضرت امام محمد تقیؑ　　۱۱ - حضرت امام حسن العسکریؑ
۱۰ - حضرت امام علی نقیؑ　　۱۲ - حضرت امام مہدی آخرالزمانؑ

۵ - قیامت :- انسان کو حدِ کمال تک پہنچنے کے لئے اس دُنیا کے علاوہ ایک اور دُنیا کی ضرورت ہے۔ جس طرح بچہ ماں کے رحم سے باہر آکر ترقی و کمال حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح انسان طبعاً و فطرتاً کمال کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وُہ قربِ الٰہی حاصل کرے۔ وہ کمال اور قربِ الٰہی کا حصول انسان کے لئے ممکن ہے لیکن اس جہان میں نہیں بلکہ دوسرے جہاں میں اور وہ قیامت ہے۔ کہ انسان اس دن اپنی منزل پر پہنچ سکتا ہے۔ ایک دن آنے والا ہے جبکہ خدا تمام دُنیا کو فنا کے بعد پھر زندہ کرے گا اور سب لوگوں کے اچھے اور بُرے کاموں کے حساب کے بعد اُن کو جزا یا سزا دے گا۔ اور نیک بندوں کو بہشت میں اور گناہ گاروں کو دوزخ میں داخل کرے گا کافر و مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مومن جنت میں۔ کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام کی شفاعت برحق ہے۔ ان پانچ اصُولوں کا دل و جان سے اقرار کرنا اور ان پر اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے

کیونکہ اس صحیح اعتقاد کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔

صِفاتِ ثبوتیہ

(وُہ صفات جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی لائق ہیں)

١- **قدیم** :- یعنی خدا ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا اسکو زوال اور فنا نہیں وجودِ خداوندی ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا سابقہ اور آئندہ دونوں میں وجودِ باری تعالیٰ سے عدم کا تعلق رہا ہے اور نہ رہے گا اگر ازلی و ابدی نہ ہو تو وجودِ خدا کا ممکن ہونا لازم آتا ہے اور ممکن کا عدم سے وجود اور وجود سے عدم ہونا جائز ہے اور یہ وجودِ خدا کے لئے محال ہے۔ پس خدا قدیم ہے۔

٢- **قادر** :- یعنی ہر چیز کے کرنے پر قدرت رکھتا ہے کوئی طاقت اُسے کسی کام کے کرنے سے روک نہیں سکتی۔ خدا کے ارادے کے سامنے باقی سب طاقتیں ہیچ ہیں۔

اگر ایسا نہ ہو تو خدا کا بے اختیار ہونا لازم آتا ہے اور جو مجبور ہو وُہ خدائے قادر نہیں ہو سکتا۔ پس خدا قادرِ مطلق ہے۔

۳۔ عالم :۔ یعنی خدا ہر چیز کو جانتا ہے خواہ وہ پیدا ہوئی ہو یا پیدا ہونے والی ہو۔ سب خدا کے علم میں ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔

کیونکہ ہر چیز خدا نے پیدا کی ہے۔ تو لازماً ہر چیز کا علم بھی خدا کو ہونا چاہیئے۔ ورنہ خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ اور جہالت نقص ہے۔ اور نقص خدا کے لئے محال ہے۔

۴۔ حیّ :۔ یعنی خدا اپنی ذات سے زندہ ہے۔

خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیونکہ جب واضح ہو چکا ہے کہ خدا ازلی ابدی عالم اور قادر ہے۔ تو اس کے لئے حیاتِ ابدی بھی لازم ہے۔ ورنہ وجودِ ابدی کا غیر ابدی ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔

۵۔ مرید :۔ یعنی خُدا ارادے والا ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے۔ ارادے سے کرتا ہے نہ کہ بے اختیاری سے اور جو چاہے فوراً کرتا ہے۔ کسی قسم کی مجبوری درپیش نہیں ہے۔ کیونکہ مجبوری اور بے اختیاری قدرت کے منافی ہے۔

۶۔ مُدرک :۔ یعنی خدا ہر ایک چیز کو خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ بغیر کانوں اور آنکھوں کے سُنتا اور دیکھتا ہے۔

یعنی خدا سُننے میں کان کا محتاج نہیں اور بولنے میں زبان کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ خدا اِن تمام اعضاء سے پاک و منزّہ ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کا اِن اعضاء کا محتاج ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ خدا کی قدرت اور صفات کے منافی ہے۔ پس خدا بغیر کان کے سُنتا اور بغیر مُنہ کے بولتا ہے اور بغیر آنکھ کے دیکھتا ہے۔

۷۔ متکلم :۔ یعنی خدا ہر ایک چیز کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے لئے درخت کو بولنے کی طاقت دی اور وہ خدا کی کلام سے تعبیر ہُوا۔ جب خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تو ہر چیز کو بولنے کی طاقت بھی دے سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

۸۔ صادق :۔ یعنی خدا سچا ہے اور کبھی جھوٹ نہیں کہتا اور اس کا ہر قول و فعل درست اور صحیح ہے۔ اور مطابقِ واقعہ ہے اور خدا سے متعلق جھوٹ کا تصور تک نہیں ہو سکتا اگر خدا سچا نہ ہو تو خدا سے

اعتماد اُٹھ جائے تمام وعدے مشکوک ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جھوٹ بُرائی ہے اور خدا ہر بُرائی سے پاک ہے۔ اور خدا خود جھوٹوں پر لعنت بھیجتا ہے تو خود خدا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے۔ پس خدا صادق ہے۔

صِفَاتِ سَلبِیہ

(وُہ صفات جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق نہیں)

۱۔ شریک:۔ خدا کی خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اگر ایک یا ایک سے زیادہ خدا کی خدائی میں شریک ہوتا تو خدا کا ان پر محتاج ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ خدا کے قادرِ مطلق ہونے کے منافی ہے پس خدا کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۲۔ مرکب:۔ خدا کسی چیز سے مِل کر نہیں بنا کیونکہ جو کسی چیز سے مِل کر بنے وہ اجزاء کا محتاج ہوتا ہے۔ اور جو محتاج ہو وُہ خدا قادرِ مطلق نہیں ہو سکتا پس خدا کسی چیز سے مِل کر نہیں بنا اور جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ ہے۔

۳۔ متحرک :۔ یعنی خدا کسی خاص جگہ پر نہیں رہتا اور نہ حرکت کرتا ہے بلکہ ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے۔

۴۔ حلول :۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ نہ رُوح بن کر اور نہ کسی اور طریق سے۔ کیونکہ کسی چیز کے سمو جانے کا تعلق جسم سے ہے۔ اور خدا جسم و جسمانیات سے پاک و منزّہ ہے۔

۵۔ محل حوادث :۔ خدا کی ذات پر مختلف حالتیں عائد نہیں ہوتیں کہ کبھی جوان ہو اور کبھی بُوڑھا کبھی سوتا ہو اور کبھی جاگتا۔ یہ تمام صفات لوازم جسم ہیں اور جسم محتاج ہے زمان و مکان کا جبکہ خدا لوازمِ جسم خود جسم اور احتیاج سے پاک و منزّہ ہے۔

۶۔ مرئی :۔ خدا دُنیا و آخرت دونوں میں کبھی بھی دیکھا نہ جائیگا۔ کیونکہ دیکھنے کے لئے جسم شرط ہے۔ جسم ہی نظر آسکتا ہے۔ جبکہ خدا جسم و جسمانیات سے پاک و منزّہ ہے۔ پس خدا کبھی بھی نظر نہیں آسکتا ہے۔ جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے۔ **لن ترانی یاموسیٰ** اے موسیٰ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔

۷۔ معانی :۔ خداوند عالم علم سے عالم۔ قدرت سے قادر نہیں

ہے۔ خدا کی صفات ذات سے الگ نہیں ہیں۔ بلکہ عین ذات ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ قدرت علم حیات صدق وغیرہ خدا نے بعد میں حاصل کئے ہوں یعنی خدا کی ذات اور صفات اَور ہوں نہیں۔ بلکہ صفاتِ خدا ہی ذاتِ خدا ہے کہ جس کو مختلف الفاظ سے پکارا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو یعنی اسکی صفات زائد بر ذات ہوں تو ان صفات کا محتاج ہوگا اور احتیاج شانِ خدا کے خلاف ہے۔

۸۔ محتاج :۔ خدا اپنی ذات میں کسی چیز کا حاجت مند نہیں کیونکہ جو خدا قادر مطلق ہو یعنی ہر چیز کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہو تو احتیاج اس قدرتِ کاملہ کے منافی ہے۔ پس خدا کبھی بھی محتاج نہیں ہو سکتا۔

فروعِ دین

۱۔ نماز :۔ یعنی ہر روز پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور دیگر نمازیں واجبہ و مستحبہ ادا کرنا۔

۲۔ روزہ :۔ یعنی محض قربۃً الی اللہ ماہِ رمضان کے پُورے روزے

رکھنا اور صبح سے شام تک کھانے پینے اور تمام ناجائز باتوں سے پرہیز کرنا۔

۳۔ حج :۔ مکہ معظمہ میں کعبہ کا اللہ کے لئے حج کرنا۔ اگر آنے جانے اور گھر والوں کا خرچ ہو تو ہر مستطیع انسان پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا واجب ہے۔

۴۔ زکوٰۃ :۔ اگر چالیس رُوپے سال بھر تک بچے رہیں، تو سال ختم ہونے پر ایک روپیہ فی چالیس اللہ تعالیٰ کی راہ میں مستحقوں کو دینا اور اسی طرح دوسری زکوٰۃ کی چیزوں میں شریعت کے مقررہ نصاب پر خیرات کرنا۔

۵۔ خمس :۔ سال بھر کے ضروری خرچ کے بعد جو کچھ بچے اس کا اور اسی طرح دوسری چیزوں کا جن پر خُمس واجب ہے۔ اس کا پانچواں حصہ خُمس کہلاتا ہے۔ اس کے دو۲ حصے۔ ایک حصہ امام کا اور دوسرا حصہ سادات بنی ہاشم کا۔ امام کا حصہ نائب امام یعنی مجتہد جامع الشرائط کے سپرد کرنا چاہیئے لیکن سادات کا حصہ خود بھی سادات میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۶۔ جہاد :۔ اللہ کی راہ میں جنگ کرنا بشرطیکہ اگر امام وقت کی اجازت ہو۔ اس زمانہ میں اِس قسم کا جہاد جائز نہیں۔ البتہ دفاع ہر وقت واجب ہے۔

۷۔ امر بالمعروف :۔ خود بھی نیک کام کرے اور دوسروں کو بھی نیک کام کرنے کی ہدایت کرے۔

۸۔ نہی عن المنکر :۔ خود بھی بُرے کاموں سے پرہیز کرے اور دوسروں کو بھی بُرے کاموں سے پرہیز کرنے کی ترغیب دے۔

چند شرائط پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے۔

(۱)۔ نہی کا حکم اور بُرائی سے روکنے والا نیکی اور بُرائی کا علم رکھتا ہو۔

(۲) امر اور نہی کا اثر ہونے کا احتمال بھی ہو۔

(۳) بُرائی کرنے والا بُرائی پر مصر ہو۔

(۴) امر اور نہی کرنے میں کوئی ضرر بھی نہ ہو۔

۹۔ تولّی :۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی دل میں محبت رکھنا اور انکے فرامین پر عمل کرنا۔

۱۰۔ تبرا :۔ دل سے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری

کا اظہار کرنا۔

اُصولِ دین اور اللہ تعالیٰ کی صفتوں کے متعلق دل سے اعتقاد رکھنا اور زبان سے اقرار کرنا کافی ہے۔ مگر فروعات کو اپنے اپنے موقع پر عملی صورت میں بجا لانا نہایت ضروری اور واجب ہے۔ مگر چونکہ یہ رسالہ صرف نماز کے لئے مخصوص ہے۔ اسلئے ہم فروع میں سے صرف واجب نمازوں کا بیان کریں گے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنْ یعنی نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز شروع کرنے سے پیشتر انسان کو چاہیئے کہ وہ بالکل پاک و صاف ہو یعنی نجاسات و مطہرات سے کما حقہٗ آگاہ ہو کیونکہ طہارت ہی اصل اصولِ اسلام اور شرطِ صحتِ جملہ عبادات ہے۔

واضح رہے کہ جب لڑکا پندرھویں سال میں داخل ہو بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ پندرہ سال کامل ہو جائیں اور لڑکی کا دسواں سال شروع ہو تو بالغ ہونے کے اُسی روز بلکہ پہلی ساعت میں اس پر لازم ہے کہ ان چیزوں کی طرف توجہ کرے (۱) اُصولِ دین (۲) ترکیب نماز (۳) نماز کے ضروری مسائل اور اس کے علاوہ دیگر واجبات ضروریہ بھی جن کا

تعلق تکلیفِ شرعی سے ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معرفتِ عقائد کی تکلیف احکامِ خدا میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ لہٰذا تمام واجبات سے پہلے اُن کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے۔ پس اگر اصُول کی معرفت حاصل نہیں کی تو نماز اور دیگر عبادات باطل ہیں۔

چونکہ نجات کا دروازہ ہمارے لئے مجتہد کی تقلید کے ذریعہ کھُلتا ہے۔ لہٰذا مسئلہ تقلید حسبِ ذیل ہے۔

تقلید

مُسلمان پر واجب ہے۔ کہ وہ اُصولِ دین پر دلیل کے ساتھ اعتقاد رکھے اور فروعِ دین پر عمل کرنا واجب ہے۔ اور عمل صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ خود مجتہد ہو اور تمام احکام خداوندی کو دلیل سے ثابت کرکے عمل کرے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے یعنی تمام احکامات میں اس مجتہد کے فتوٰی کے مطابق عمل کرے۔

اگر انسان مجتہد بھی نہیں ہے۔ یا اتنا علم بھی نہیں رکھتا کہ احتیاط پر عمل کرسکے اور کسی مجتہد کی تقلید بھی نہیں کرتا تو اس کے تمام اعمال باطل

ہیں۔ لہٰذا عام لوگوں پر واجب ہے کہ وہ مجتہد کی تقلید کریں۔

مجتہد کی شرائط یہ ہیں :۔ (۱) اپنے زمانے کے تمام مجتہدین سے از لحاظِ علم وفہم برتر ہو (۲) مرد ہو (۳) بالغ ہو (۴) عاقل ہو (۵) شیعہ اثنا عشری ہو (۶) حلال زادہ ہو (۷) زندہ ہو (۸) عادل ہو (۹) لالچی بھی نہ ہو۔

مجتہد اعلم کی پہچان :۔ تین طریقے سے مجتہد اعلم کی پہچان ہو سکتی ہے (۱) خود انسان اتنا علم رکھتا ہے کہ مجتہد اعلم کی پہچان کر سکتا ہے (۲) دو عادل عالم گواہی دیں جبکہ دو اور عادل عالم ان کو نہ جھٹلائیں (۳) بہت سے علماء کسی مجتہد کے اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

مجتہد اعلم کا فتویٰ حاصل کرنے کے طریقے :۔ (۱) خود مجتہد سے سُنے (۲) دو عادل اشخاص مجتہد کا فتویٰ نقل کریں (۳) ایسے شخص سے فتویٰ سُنے جو مُوردِ اطمینان ہونے کے علاوہ سچا بھی ہو (۴) مجتہد کا رسالۂ عملیہ حاصل کرے اور اُس میں مسائل دیکھے۔

نجاسات

مشہور نجاستیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱-۲ - پیشاب اور پاخانہ :- انسان اور ہر حیوان حرام گوشت جو خونِ جہندہ رکھتا ہو۔

۳ - منی :- انسان اور ہر حیوانِ خونِ جہندہ کی منی نجس ہے۔

۴ - مُردار :- ہر وُہ حیوانِ خونِ جہندہ جو خود مرے یا غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے وہ نجس ہے۔ مگر مچھلی پانی کے اندر بھی مرجائے نجس تو نہیں ہے لیکن کھانا حرام ہے۔

۵ - خُون :- انسان اور حیوانِ خون جہندہ کا خون نجس ہے۔ مچھلی۔ مچھر وغیرہ کا خون جہندہ نہیں ہے۔ لہٰذا پاک ہے۔

۶ - کُتّا، ۷ - سوّر :- نجس ہیں لیکن بحری پاک ہیں۔

۸ - کافر :- مُنکرِ خدا، خدا کے شریک کا قائل حضرت محمد مصطفٰے صلعم کی نبوت کا مُنکر اور ضروریات اسلام نماز روزہ وغیرہ کا مُنکر جس کی بازگشت انکار توحید و نبوت ہو نجس ہے۔

۹۔ شراب :۔ اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کرے اور مائعات میں ہو تو نجس ہے۔

۱۰۔ فقاع :۔ جو کی شراب بھی نجس ہے۔

۱۱۔ نجاست[1] کھانے والے اونٹ کا پسینہ۔

۱۲۔ مجنب[2] از حرام کا پسینہ۔

---

[1] نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ پاک ہے مگر انسان کو لگ جائے تو اس پسینہ کے ساتھ نماز پڑھنی جائز نہیں (آقائے خوئی)

نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے اسکے علاوہ کوئی اور جانور نجاست کھاتا ہے تو اسکے پسینہ سے اجتناب ضروری نہیں (آقائے خمینی)

نجاست خوار اونٹ بلکہ بنا بر احتیاط لازم ہر نجاست خوار حیوان کا پسینہ نجس ہے۔ (گلپائیگانی)

[2] مجنب از حرام کا پسینہ نجس نہیں اور بنا بر احتیاط واجب۔ اس پسینہ کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے (خوئی۔ خمینی)

مجنب از حرام کا پسینہ بنا بر احتیاط لازم نجس ہے اور ایسے پسینہ کے ساتھ نماز پڑھنی جائز نہیں۔ (گلپائیگانی)

نجاسات کا ثبوت

چند طریقوں سے نجاست ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ خود انسان کو یقین یا گمان ہو جائے کہ یہ چیز نجس ہے۔

۲۔ کسی چیز کا مالک یا قابض کہدے کہ یہ چیز نجس ہے۔

۳۔ دو عادل بلکہ ایک عادل کہدے کہ یہ چیز نجس ہے۔

مطہّرات

کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ نجس چیزوں کو پاک کرتی ہیں اور اُن کو مطہرات کہا جاتا ہے۔

۱۔ پانی ؛ چار شرطوں پر نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔ (۱) مطلق ہو یعنی خالص اور صاف ہو مضاف نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) نجس چیز کو دھونے کی وجہ سے پانی مضاف نہ ہو جائے (۴) نجس چیز میں عین نجاست باقی نہ رہے۔

۲۔ مٹی ۔ تین شرطوں پر پاؤں اور جُوتے کے تلوے کو پاک کرتی ہے۔ (۱) زمین پاک ہو (۲) زمین خشک ہو (۳) عین نجاست باقی نہ رہے بہتر یہ

ہے کہ پندرہ یا اس سے زیادہ قدم زمین پر چلا جائے۔

۳۔ سُورج۔ سُورج زمین مکان درخت گھاس وغیرہ کو ان شرائط پر پاک کرتا ہے۔ کہ نجس چیز گیلی ہو براہ راست دھوپ پڑے عین نجاست نہ ہو اور ایک ہی دفعہ خشک کرے۔

۴۔ استحالہ۔ نجس کی جنس بدل کر پاک چیز کی شکل اختیار کرے جیسا کہ نجس لکڑی جل کر راکھ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

۵۔ دو تہائی کا کم ہونا۔ شیرہ انگور کو اس قدر آگ پر رکھ کر جوش دے کہ اسکا ایک تہائی باقی رہے تو پاک ہو جاتا ہے۔

۶۔ انتقال۔ نجس چیز کا پاک چیز میں منتقل ہو کر پاک ہو جانا۔ جیسے انسان کا خون مچھر کے جسم میں منتقل ہونے کے بعد اسکا خون شمار ہوگا اور وہ پاک ہے۔

۷۔ اسلام۔ اسلام کافر کو شہادتین پڑھنے پر پاک کر دیتا ہے۔

۸۔ تبعیت۔ کسی نجس چیز کے پاک ہو جانے کی وجہ سے کوئی اور نجس چیز بھی پاک ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ شراب کے سرکہ بن جانے کی وجہ سے شراب کا برتن بھی پاک ہو جاتا ہے۔

۹۔ عینِ نجاست کا دُور ہو جانا۔ جانور کے جسم سے عینِ نجاست دُور ہو جانے کی وجہ سے جسم پاک ہوتا ہے۔ انسان کے مُنہ اور ناک کے اندرونی حصے میں خون آجائے اور لعاب میں مِل کر ختم ہو جائے تو وہ اندرونی حصہ پاک ہے۔

۱۰۔ استبرأ۔ نجاست کھانے والے جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہیں تو اِن کو کچھ مدت بند رکھ کر پاک غذا کھلانے کو استبرأ کہا جاتا ہے۔ اُونٹ کو چالیس دن۔ گائے کو بیس دن۔ بھیڑ بکری کو دس دن مرغابی کو سات دن اور مرغی کو تین دن پاک غذا کھلائے تو یہ جانور پاک ہو جاتے ہیں۔

۱۱۔ مسلمان کا غائب ہونا۔ اگر کسی مسلمان کا جسم اور لباس وغیرہ نجس ہو اور کچھ مدت غائب رہے تو اسکا جسم اور لباس پاک سمجھا جائے گا۔

غسل واجب سات ہیں

۱۔ غُسلِ جنابت۔ یعنی سونے کی حالت میں یا جاگتے ہوئے کسی طرح

سے مادہ منوی (یعنی منی)[1] کے نکلنے کی وجہ سے یا مباشرت کی وجہ سے یعنی دخول کی وجہ سے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے فاعل اور مفعول دونوں پر غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے۔

۲۔ غسلِ حیض :۔ اس خون کی وجہ سے جو عورتوں کو ماہواری آتا ہے۔

۳۔ غسلِ استحاضہ :۔ اگر عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون آتا رہے تو اسکو استحاضہ کہتے ہیں۔ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں

(۱) قلیلہ۔ شرمگاہ پر رکھی ہوئی روئی کے اندر خون جذب نہ ہو۔ ہر نماز کے لئے وضو ساتھ اس مقام کو بھی پاک کرے۔

(۲) متوسطہ۔ روئی کے اندر خون جذب ہو جائے لیکن دوسری طرف نہ نکلے۔ صبح کی نماز کے لئے غسل اور وضو باقی ہر نماز کے لئے وضو اور ساتھ مقام کو پاک کرے۔

---

[1] اس کے حکم میں وہ رطوبت بھی ہے جو بذریعہ پیشاب استبرا کرنے سے پہلے نکلے۔ لیکن اگر اس رطوبت کے علاوہ حدثِ اصغر بھی ہو جائے تو احوط (وجوبی) یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرلے۔ ۱۲

(۳) کثیرہ :۔ روئی کی دوسری طرف خون ظاہر ہو جائے صبح کی نماز کے لئے ایک غسل۔ ظہرین کے لئے ایک غسل۔ مغربین کے لئے ایک غسل ساتھ وضو اور مقام کو پاک کرے۔ نمازوں میں فاصلہ نہ ڈالے۔

۴۔ غسلِ نفاس :۔ یعنی اُس خون کی وجہ سے جو بچّہ کے پیدا ہونے کے وقت یا دس[۱] یوم تک عورت کو آتا رہے۔

۵۔ غسلِ مسِ میت :۔ مردے کا جسم مکمل ٹھنڈا ہونے کے بعد سے غسلِ میت سے پہلے تک اسکو چھونے سے واجب ہو جاتا ہے۔

۶۔ غسلِ میت :۔ انسان کے مرجانے کے بعد جسکا ذکر آگے تفصیلاً آئیگا۔

۷۔ غسلِ نذر و قسم اور عہد :۔ غسل کرنے کی نذر یا قسم یا خدا کے ساتھ عہد کرنے کی وجہ سے بھی واجب ہو جاتا ہے اور یہ غسل بھی واجب کی نیت سے باقی غسلوں کی طرح کیا جائیگا۔

غسُل دو طرح سے ہوسکتا ہے

۱۔ ترتیبی :۔ یعنی آبِ قلیل سے غسل کرنا۔

۲۔ ارتماسی :۔ یعنی آبِ کثیر یا جاری پانی میں غوطہ[۱] لگا کر نہانا۔

---

[۱] احوط واجب یہ ہے کہ غوطہ سے پہلے جسم کا کچھ حصّہ پانی سے باہر نکلا ہو۔ ۱۲

غسلِ ترتیبی کا طریقہ :- پہلے بدن سے نجاست اور چکناہٹ وغیرہ کو دُور کرے پھر دائیں ہاتھ اس کے بعد بائیں ہاتھ کو کہنی سے اُنگلیوں کے سروں تک دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ کُلّی کریں۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں۔ یہ تمام اُمور سُنّت ہیں۔ اسکے بعد جس قسم کا غسل ہو اسکی نیت کریں۔

نیتِ غسل[1] :- فلاں غسل کرتا ہوں یا کرتی ہوں حدث رفع ہونے کے واسطے قربۃً الی اللہ۔ لفظ فلاں کی جگہ جو بھی غسل کرنا ہو اُسکا نام لے۔

طریقہ :- پھر سر اور گردن کو دھوئیں پھر دائیں کندھے پر آگے پیچھے اس طرح پانی پہنچائیں کہ پاؤں کی اُنگلیوں کے سروں اور گھاؤں اور تلووں کے نیچے تک تمام اعضا تر ہو جائیں۔ پانی ڈالتے وقت ناف اور آگا پیچھا دھوئیں اور دایاں پاؤں اُٹھا لیا کریں تاکہ تلوہ بھی تر ہو جائے۔ پھر اسی طرح جسم کے بائیں حصہ پر پانی پہنچائیں۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چھلا ہو تو اُس کو اُتار لیں؛ یا پانی ڈالتے وقت اس کو حرکت دی جائے۔ اور سر،

---

[1] یہ الفاظ محض سمجھانے کے لئے ہیں۔ زبان پر نہیں لانے چاہئیں نیت فقط قصد و ارادہ کا نام ہے۔ ۱۲۔ الاحقر نقوی۔

گردن دھونے میں کچھ حصہ قریب کے بدن کا بھی دھوئیں۔ اور داہنی طرف کے دھونے میں بائیں طرف اور گردن کا کچھ حصہ بھی، اسی طرح بائیں طرف دھونے میں داہنی طرف تھوڑا حصہ اور گردن کا کچھ حصہ دھوئیں۔

غسلِ ارتماسی کا طریقہ۔ اگر حوض یا تالاب یا دریا وغیرہ ہو تو نجاست دُور کرنے کے بعد پہلے بدن کا ایک حصہ آگے بڑھائیں اور نیّت کر کے بلا فاصلہ غوطہ لگائیں یعنی تمام بدن کو پانی میں پوشیدہ کریں۔

نوٹ ۱: غسلِ جنابت کے بعد تا وقتیکہ کوئی حدث واقع نہ ہو وضو کرنا حرام ہے۔ اسی غسل سے نماز ہو سکتی ہے۔ البتہ دیگر اغسال میں قبل یا بعدِ غسل وضو لازم ہے۔

۲: اثنائے غسل میں اگر ریح یا پیشاب آجائے تو غسل ساقط نہیں ہوتا لیکن اگر غسلِ جنابت ہے تو احوط یہ ہے کہ غسل کو تمام کرے اور پھر غسل کرے اور وضو بھی کرے۔

۳: غسلِ جنابت کے ساتھ اگر اور کوئی غسل بھی واجب ہو تو صرف غسلِ جنابت کی نیّت سے ایک غسل کر لینا کافی ہے۔ البتہ ایک غسل سب کے قصد سے کرے تو کافی ہوگا۔

۲۷: غسل میں اعضا کا پے در پے دھونا ضروری نہیں۔ اگر کچھ وقفہ بھی ہو تو بھی درست ہے۔

مُبطلاتِ غسل۔ یعنی غسل کن چیزوں سے اور کس طرح باطل ہوتا ہے:- (۱) ناپاک یا غصبی پانی سے، (۲) ناپاک یا غصبی جگہ پر غسل کرنا۔ (۳) کسی دُوسرے شخص سے پانی ڈلوانا، (۴) نیت کا چھوڑنا، (۵) ترتیب اعضا کا بدل ڈالنا، (۶) اثنائے غسل میں کسی حصۂ جسم پر پانی کا نہ پہنچانا، (۷) مضاف پانی سے یعنی ایسے پانی سے جو کسی چیز سے نکلا ہو یا ملا ہوا ہو جیسے خربوزہ کا پانی اور عرق گلاب۔

احکام و آداب بیت الخلاء

پاخانہ کرتے وقت ہر باشعور فرد پر اپنی شرمگاہ کو چُھپانا واجب ہے پیشاب پاخانہ قبلہ کی طرف رُخ یا پُشت کر کے کرنا حرام ہے۔ کسی کی ملکیت میں بغیر اجازت۔ اس جگہ پر جو بعض لوگوں کے لئے وقف ہے۔ اور مومنین کی قبروں پر پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے اور بند گلیوں میں جب تک ان گلیوں کے مالک اجازت نہ دیں پیشاب پاخانہ کرنا

حرام ہے۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں رکھنا۔ سر ڈھانپنا اور بائیں پاؤں پر وزن ڈال کر بیٹھنا مستحب ہے سورج چاند اور تیز ہوا کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا۔ سڑکوں گلیوں اور پھلدار درخت کے نیچے بیٹھنا۔ کچھ کھانا۔ زیادہ دیر تک بیٹھنا۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اور باتیں کرنا مکروہ ہے۔

مقامِ پیشاب کو پاک پانی سے ہی پاک کرنا لازم ہے۔ دو مرتبہ دھونا چاہیئے بلکہ تین مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ مقامِ پاخانہ پتھر۔ ڈھیلے یا اس قسم کی خشک چیزوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ تین ڈھیلے استعمال کئے جائیں۔ لیکن اگر مقام پاخانہ آلودہ ہو اور نجاست وغیرہ اطراف میں پھیل گئی ہو تو صرف پانی سے پاک کرنا چاہیئے اور اس طرح دھونا چاہیئے کہ اس پر نجاست کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے۔ اور ایسی چیزوں سے مقامِ پاخانہ کو پاک کرنا حرام ہے جو محترم ہوں۔ مثلاً خاکِ شفا وغیرہ اور استخواں۔ گوبر وغیرہ سے بھی صاف کرنا حرام ہے۔

ترکیب استبراء: ۔ مرد کے لئے مستحب ہے کہ وہ پیشاب کے بعد استبراء کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ مقام پاخانہ نجس ہے۔ تو پاک کرے اسکے بعد بائیں

ہاتھ کی درمیانی اُنگلی۔ مقام پاخانہ سے آلہ تناسل کی جڑ تک تین دفعہ کھینچے پھر انگوٹھے کو آلہ تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی کو نیچے رکھ کر تین دفعہ ختنہ گاہ تک کھینچے پھر سر کو تین دفعہ نچوڑے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ استبراء کے بعد اگر کوئی رطوبت خارج ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ پیشاب ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ پاک ہے۔

وضوء

پہلے دونوں ہاتھوں کو ایک یا دو دفعہ دھوئیں پھر تین مرتبہ کلی کریں۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں۔ پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر وضو کی نیت کریں کہ یعنی وضو کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) واسطے دُور ہونے حدث کے اور جائز ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ، اور بلا توقف مُنہ پر پانی ڈالیں اور اس طرح دھوئیں کہ لمبائی میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے سرے تک اور چوڑائی میں جتنی دُور تک بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھا پھیل کر پہنچ سکے[1]

---

[1] مستدل الخلقت شخص کے لحاظ سے (یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول و عرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہوگا)۔ ۱۲۔

وضو کا طریقہ







چہرہ دھونا

چہرہ اس طرح دھوئیں کہ لمبائی میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے سرے تک اور چوڑائی میں جتنی دُور تک ہاتھ کی درمیانی اُنگلی اور انگوٹھا پھیل کر پہنچ سکیں۔

سب جگہ تر ہو جائے۔ پھر ایک دفعہ بائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیکر دائیں ہاتھ[1] کی کہنی پر پانی ڈالیں اور ہاتھ سے پانی کو نیچے کی طرف سونت لائیں کہ انگلیوں کے سروں تک سب جگہ تر ہو جائے۔ پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر بائیں ہاتھ کو دھوئیں۔ پھر وضو کے تر ہاتھ سے (ہتھیلی کی تری سے) سر کا مسح کریں۔ اس طرح کہ سر کے اگلے حصہ پر جو پیشانی سے اُوپر ہوتا ہے چوڑائی میں بقدر تین انگشت ہاتھ رکھ کر نیچے کی طرف لے آئیں اور اس بات کا لحاظ رکھیں کہ مسح کرتے وقت ہاتھ مُنہ کی تری سے نہ لگنے پائے۔ اور پھر اُسی تری والے ہاتھوں سے دونوں پاؤں کا مسح کریں پہلے دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا، اور پھر بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا انگلیوں کے سروں سے لے کر ٹخنے کے جوڑوں[2] تک لے آئیں۔

نوٹ ۱: وضو کرتے وقت مَرد کہنی کی پشت پر اور عورت کہنی کے سامنے رُخ پر پانی ڈالے۔

۲: مسح کرتے وقت اگر ہاتھ کو پیشانی کی تری لگ جائے تو پاؤں کا مسح

---

[1] کہنیوں سمیت۔ ۱۲

[2] طول میں انگلی کی نوک سے لے کر پیر کی جڑ تک اور عرض میں اتنا کہ مسح کرنا صادق آجائے۔ ۱۲



بازوؤں کا دھونا بازو دھوتے وقت مرد کہنی کی پشت پر پانی ڈالیں
جبکہ عورتیں کہنی کے اندر کی جانب پانی ڈالیں۔

دائیں پاؤں کا مسح　　بائیں پاؤں کا مسح　　سر کا مسح



ابتدا　　ابتدا

انتہا　　انتہا

ہتھیلیوں سے کرنا چاہیئے۔

۳: سر اور پاؤں کا مسح وضو کی تری ہی سے کرنا چاہیئے ہاتھوں کو اور پانی سے تر نہ کرنا چاہیئے۔

۴: سر پر اگر بال ہوں تو مسح کے واسطے پہلے مانگ نکال لیں یا سر میں اگر تیل پڑا ہُوا ہو تو مسح کی جگہ کو وضو سے پہلے صابون وغیرہ سے چکنائی کو دُور کر لیں۔ اور مسح کی جگہ کو خشک کر لیں۔

۵: وضو میں اعضا کو اس طرح پے در پے دھونا اور مسح کرنا چاہیئے کہ پاؤں کے مسح ختم ہونے تک کوئی عضو خشک[۱] نہ ہونے پائے۔

۶: مسح پا کسی قسم کے موزوں پر جائز نہیں۔

۷: اگر ہاتھ میں کوئی انگوٹھی یا چھلا ہو تو وضو کرتے وقت اسکو حرکت دینی چاہیئے تاکہ پانی اُس کے نیچے پہنچ جائے۔

۸: وضو کی تری کو کسی رُومال وغیرہ سے صاف کرنا مکروہ ہے۔

۹: اگر کوئی عضو وضو کسی صورت سے قطع ہوگیا ہو تو اُس کے متعلق

---

[۱] البتہ اگر حرارت یا تیز ہوا کی وجہ سے خشک ہو جائے بشرطیکہ اُس نے موالات کو قائم رکھا ہو تو اس کا وضو صحیح ہوگا۔ ۱۲

احکام بھی معاف ہیں۔

نمبر: اگر ایسی جگہ ہو جہاں پانی کا ملنا بہت دشوار ہو یا کسی عضو کو پانی نقصان پہنچائے یا بیمار ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔

حدث: (وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) کا یقین اور وضو کا شک ہو یا حدث اور وضو دونوں کا یقین ہو مگر یاد نہ ہو کہ پہلے کونسی چیز واقع ہوئی ہے تو لازم ہے کہ وضو کرلے۔ اور اگر وضو میں یقین اور حدث میں شک ہو تو وضو صحیح ہے۔

واجباتِ وضو پانچ ہیں: یعنی جن کا کرنا وضو میں ضروری ہے) (۱) نیت (۲) منہ کا دھونا (۳) کہنی تک ہاتھوں کا دھونا (۴) سر کا مسح (۵) دونوں پاؤں کا مسح۔

ہاتھوں کا دھونا۔ کُلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا یہ سب سُنّت اُمور ہیں

شرائطِ وضوء

وضوء کی تیرہ ۱۳ شرائط ہیں

(۱) پانی پاک ہو غصبی نہ ہو۔ (۲) مطلق یعنی خالص اور صاف ہو (۳)

پانی مباح ہو یعنی کسی کی ملکیت میں نہ ہو اگر ہو تو اجازت ہو۔ (۴) وضو کا برتن بھی مباح ہو۔ (۵) برتن سونا چاندی کا نہ ہو (۶) اعضائے وضو پاک ہوں۔ (۷) وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہو۔ (۸) وضو میں ترتیب ہو۔ (۹) وضو قربتہً الی اللہ کیا جائے۔ (۱۰) اعضا کو پے در پے دھویا جائے۔ (۱۱) کسی کی مدد کے بغیر خود وضو کرے۔ (۱۲) پانی مضر نہ ہو۔ (۱۳) جلد تک پانی پہنچنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔

مکروہاتِ وضو:۔ یعنی جن چیزوں سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے۔

(۱) دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے وضوء کرنا۔ (۲) رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۳) کسی مکروہ حیوان کے جُوٹھے پانی سے وضو کرنا اگر وہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو (۴) ذی رُوح کی تصویر والے برتن کے پانی سے وضو کرنا ناجائز ہے۔

مبطلاتِ وضوء:۔ سات چیزیں وضوء کو باطل کر دیتی ہیں۔

(۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) ہوا کا خارج ہونا (۴) وہ نیند جس سے آنکھیں دیکھ نہ سکیں اور کان سُن نہ سکیں۔ (۵) عقل کو زائل کرنے والی چیزیں جیسا کہ دیوانگی، مستی اور بے ہوشی (۶) استحاضہ (۷) منی کا خارج ہونا۔

موجبات وضوء:- چھ چیزیں ایسی ہیں کہ جنکے لئے وضو کرنا واجب ہے (۱) نماز یومیہ اور باقی واجب نمازوں کے لئے (۲) سجدہ اور تشہد فراموش شدہ کی قضاء کرنے کے لئے (۳) طوافِ واجب خانہ کعبہ (۴) نذر عہد اور قسم کھائی وضو کرنے کی (۵) اگر جسم کا کوئی حصہ قرآن مجید سے مس کرنے کی نذر کی ہو تو وضوء واجب ہے۔ (۶) اگر قرآن مجید نجس ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

تیمّم کا بیان

تیمّم بدلے وضو یا غسل کے ہوتا ہے اور مندرجہ ذیل حالتوں میں واجب ہے:-

اوّل:- اگر اتنا پانی نہ ہو کہ جس سے غسل یا وضو کر سکیں۔

دوم:- اگر پانی حاصل کرنے میں جان و مال کا خوف ہو۔

سوم:- اگر پانی کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا احتمال ہو یا نقصان کا ڈر ہو۔

چہارم:- خوف ہو کہ اگر پانی استعمال کرے گا تو خود یا کوئی اور شخص

یا ہر وُہ جانور جو اُس کی پرورش میں ہو یا جس کا ہلاک کرنا شرعاً ناجائز ہو پیاسا رہ جائے گا۔

پنجم:۔ اگر کسی سے قیمت پر یا بلا قیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وُہ برداشت نہ کر سکے۔

ششم:۔ پانی کا ملنا اس امر پر موقوف ہو کہ جو کچھ مال اُس کے پاس ہو سب دیدے یا زیادہ قیمت دینا ضرر کا باعث ہو۔

ہفتم:۔ وقتِ نماز تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے۔

ہشتم:۔ وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔

نہم:۔ پانی موجود ہو مگر اُسے ازالۂ نجاست میں استعمال کرنا ضروری ہو، تو بنا بر احتیاط پہلے ازالۂ نجاست کرے پھر تیمم کرے۔

وضو یا غُسل کے بدلے تیمّم کا طریقہ

(۱) نیت کریں کہ تیمّم کرتا ہوں یا کرتی ہوں بدلے وضو یا غُسل کے قربۃً الی اللہ (۲) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اکٹھا ایسی چیز پر ماریں جس پر تیمم کرنا جائز ہو (۳) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو تمام پیشانی اور

اُسکی دونوں طرفوں پر اس جگہ سے جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اُوپر والے حصّے تک کھینچیں اور احتیاط یہ ہے کہ ہاتھ بھنوؤں کے اُوپر بھی پھیرے جائیں (۳) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر ہاتھ کے جوڑ سے اُنگلیوں کے سروں تک کھینچیں احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے دو ضربیں بجالائیں۔ پہلے ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مار کر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور پھر دُوسری مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر صرف ہاتھوں کی پشت پر پھیریں۔

نوٹ ۱ : اگر انگلی میں انگوٹھی یا چھلا ہو تو اُسے پہلے اُتار ڈالیں۔

۲ : جن چیزوں پر تیمم کرنا چاہئے وُہ یہ ہیں :۔ خالص مٹی، پتھر، ریت، چونہ، گچ، پختہ ہونے سے قبل۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو غبار پر تیمم کریں: بشرطیکہ مٹی کا غبار ہو۔ اور راکھ، آٹا اور اسی قسم کی دُوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ اگر ایسی شئے بھی نہ ہو تو پھر گیلی مٹی پر تیمم کر لیں بشرطیکہ اسے خشک

نوٹ :۔ تیمم خواہ وضو یا غسل کے بدلے ہو، ایک ضرب کافی ہے، احتیاط واجب ہے (آقائے خمینی)

تیمم کا طریقہ

(۱)



دونوں ہاتھوں کو
ایک ساتھ
اٹھائے تیمم میں
سے کسی ایک پر
ماریں اور اگر ہاتھ
میں کوئی انگوٹھی یا
چھلا وغیرہ ہے
تو وہ اُتار لیں۔

پیشانی کا مسح



(۳)



(۲)

(۴)



(5)





(۶)



(۷)

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو تمام پیشانی اور اُسکی دونوں طرفوں پر اس جگہ سے جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اُوپر والے حصے تک کھینچیں اور احتیاط یہ ہے کہ ہاتھ بھنوؤں کے اُوپر بھی پھیرے جائیں۔

تیمم (ہاتھوں کا مسح)

(۸) ابتداء

(۹) انتہا

(۱۰)

(۱۱)



بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں۔

نہ کر سکتا ہو۔ ورنہ اُسے خشک کرنا لازم ہے۔

مسئلہ ۲:۔ جن چیزوں سے وضو اور غسل باطل ہو جاتا ہے۔ تیمم بھی اُن ہی چیزوں سے باطل اور ٹوٹ جاتا ہے اور جب تیمم بسبب پانی نہ ملنے کے ہو تو پانی دستیاب ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے

نماز

نماز اہم ترین عمل دینِ اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر نماز درگاہِ الٰہی میں قبول ہو جائے تو باقی اعمال بھی قبول ہیں اگر نماز قبول نہیں ہے تو کوئی اور عمل قبول نہیں ہے۔ نماز انسان کو اس طرح پاک کرتی ہے جس طرح پانی نجس چیز کو۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ نماز کو ہر کام پر اہمیت دیں اور اوّل وقت میں ادا کریں۔ حضورؐ اکرم کا ارشاد ہے کہ جو نماز کو اہمیت نہیں دیتا وہ عذابِ آخرت کا سزاوار ہے۔

نماز خضوع و خشوع و خلوص اور قربۃً الی اللہ پڑھی جائے اور موانع قبولیت نماز جیسا کہ حسد۔ تکبر۔ غیبت۔ حرام خوری۔ نشہ آور اشیاء۔ خمس۔ زکوٰۃ کی عدم ادائیگی اور ہر گناہ سے پاک اور خالی ہونا چاہیئے۔

واجب نمازیں:۔ چھ نمازیں انسان پر واجب ہیں۔

(۱) نماز یومیہ (۲) نمازِ آیات (۳) نمازِ میت (۴) نمازِ طواف واجب خانہ کعبہ (۵) والد کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر (۶) اجارہ نذر قسم اور عہد کی۔

شرائطِ نماز:۔ صحتِ نماز کے لئے چھ شرائط ہیں۔

۱۔ وقت۔ وقت کی پہچان کے بعد ہر نماز اپنا وقت داخل ہونے کے بعد پڑھی جائے ورنہ باطل ہے۔

۲۔ قبلہ۔ قبلہ کی شناخت اور یقین لازمی ہے قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں کسی طرف گمان ہی کافی ہے۔ اگر بالکل معلوم نہ ہو جائے تو چاروں طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جائے گی۔

۳۔ ترتیب۔ نمازوں میں ترتیب ضروری ہے۔ اول ظہر پھر عصر اسی طرح اول مغرب پھر عشاء کی نماز پڑھی جائے اگر عمداً ترتیب بدل دے تو نماز باطل ہوگی۔

۴۔ ستر بدن۔ نماز میں مرد پر ستر عورتین واجب ہے جبکہ عورت پر سارا بدن ڈھانپنا یہاں تک کہ سر کا ایک بال بھی ظاہر نہ ہو واجب

ہے لیکن چہرہ اور ہاتھوں کا چھپانا ضروری نہیں ہے۔

۵۔ لباس اور بدن پاک ہو نمازی کا لباس پاک ہونے کے علاوہ غصبی نہ ہو کسی نجس یا مردار حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہوا ہو اور اگر نمازی مرد ہے تو لباس خالص ریشم اور سونے کی تاروں سے نہ بنا ہوا ہو۔ انگلی میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ مطلقاً سونے سے زینت کرنا حرام ہے۔ لیکن یہ سب چیزیں عورت کے لئے جائز ہیں۔

۶۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔ مکانِ نمازی غصبی نہ ہو۔ متحرک نہ ہو جگہ اسقدر تنگ نہ ہو کہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے۔ نجس بھی نہ ہو اور پیشانی کی جگہ گھٹنوں اور پاؤں کے انگوٹھوں کی جگہ سے چار انگلیاں بند سے اونچی نیچی نہ ہو یعنی بہت زیادہ ناہموار نہ ہو۔

نماز مرد پر پندرہ سال کی عمر میں بلکہ بنا بر اقوٰی پندرہ سال کامل ہو جانے پر۔ اور عورت پر نو سال کی عمر میں واجب ہو جاتی ہے۔ روز کی نماز سترہ رکعتیں ہیں جن کی تفصیل آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نقشہ اوقاتِ نماز

نام مع رکعات	اوقات
نمازِ صبح دو رکعت	پو پھُوٹنے سے سُورج کے نکلنے تک۔
نمازِ ظہر چار رکعت	دن ڈھلتے ہی ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور بقدر پڑھنے چار رکعت نماز کے خالص ظہر کا وقت ہے۔
نمازِ عصر چار رکعت	پھر ظہر اور عصر دونوں کا مشترکہ وقت ہے جب تک کہ سُورج غروب ہونے میں چار رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہے وہ خالص عصر کا وقت ہے۔
نمازِ مغرب تین رکعت	آفتاب غروب ہونے کے بعد جب مغرب کی سُرخی زائل ہو جائے تو فضیلتِ مغرب کا وقت ہوتا ہے۔
نمازِ عشا چار رکعت	اس کا وقت نمازِ مغرب کے اوّل وقت کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اور آخر وقت آدھی رات تک ہے۔

جس وقت انسان نمازِ یومیہ واجبہ کیلئے متوجہ ہو تو پہلے اذان اور اقامت کا کہنا ہر مرد و زن کے لئے مستحب ہے لیکن اقامت کی تاکید و ثواب اذان سے زیادہ ہے۔

فصولِ اذان یہ ہیں:- اَللّٰہُ اَکْبَرُ (خدا سب سے زیادہ بزرگ ہے) چار مرتبہ کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں) دو۲ مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے رسول ہیں) دو۲ مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ (میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ مومنین کے امیر اور متقین کے امام اور تمام عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ مخلوق پر اللہ کے ولی اور رسولؐ خدا کے خلیفہ (جانشین) بلا فصل ہیں۔) دو۲ مرتبہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (جلدی کرو نماز کے لئے) دو۲ مرتبہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

علہ جزو اذان و اقامت نہیں و لیکن شہادتِ رسالت کے بعد بقصدِ قربت کہنا خوب ہے (آقائے خمینی۔ آقائے خوئی۔ آقائے گلپایگانی۔ آقائے محمد علی اراکی)

(جلدی کرو بہتری کی طرف) دو مرتبہ کہے حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ
(جلدی کرو سب کاموں سے اچھے کام کی طرف) دو مرتبہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
(خدا سب سے زیادہ بزرگ ہے) دو مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا
اور کوئی معبود نہیں) دو مرتبہ کہہ کر اذان کو ختم کرے۔ اور سُنّت ہے کہ
درمیان اذان اور اقامت کے بیٹھ کر یا سجدہ میں جا کر یا کھڑے ہو کر یا
اگر کھڑا ہے تو ایک قدم آگے بڑھا کر دونوں ہاتھ اُٹھائے اور یہ
دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَمَلِیْ سَارًّا وَّعَیْشِیْ
اے خدا میرے دل کو نیکی کرنے والا اور عمل کو خوش کرنے والا بنا اور میری زندگی خوشی میں
قَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ
بسر ہونے والی اور میرا رزق بہت زیادہ ہو اور میری اولاد کو نیک کر اور میرا جائے قیام
لِیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اپنے نبیِ مکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر کے نزدیک کر اپنی رحمت
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط
سے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اور بعدازاں اقامت کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو دفعہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو دفعہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو دفعہ کہے اور اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ (بغیر قصدِ جزئیت کے) دو دفعہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دو دفعہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو دفعہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ دو دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (قائم ہوگئی ہے نماز) دو دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک دفعہ۔ پھر قبلہ رُخ ہوکر نماز کی نیت یوں کرے مثلاً میں دو رکعت نماز صبح کی پڑھتا ہوں (یا پڑھتی ہوں) واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر تکبیر کہے، یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ واجب ہے کہ اسے صحیح طور سے ادا کرے اور دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے پھر دونوں ہاتھوں کو نیچے کی طرف سیدھا لٹکا دے کہ رانوں کے مقابل پہنچ جائیں اور سُنّت ہے کہ عورت اپنے ہاتھوں کو جُدا جُدا سینے پر رکھے۔ اور حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنی چاہیئے۔ تکبیرۃ الاحرام کے بعد ایک لحمہ توقف کرکے یہ دُعا پڑھے جو سُنّت ہے:-

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں نے اپنا منہ اُس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

نماز کی ترکیب (مرد)

تکبیرۃ الاحرام
(۱)



قیام
(۲)



(۳)
رکوع



عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَ

جو ظاہر اور باطن کو جاننے والا ہے حالانکہ میں ابراہیمؑ کی ملت اور

دِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور

مِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ حَنِيْفًا

علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ پر ہوں اور ادیانِ باطلہ سے دینِ

مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ

حق کی طرف رغبت کرنیوالا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت خاص اللہ کے واسطے ہے جو تمام جہانوں کا

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

پالنے والا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مُسلمانوں میں سے ہوں۔"

پھر آہستہ سے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

(میں شیطان مردُود سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھے۔ اس کے بعد

سورۃ حمد پڑھے :-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲﴾

سب تعریفیں خدا کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جو نہایت رحم کرنے والا اور مہربان ہے

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ

اور قیامت کے دن کا مالک اور حاکم ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی

نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۵﴾

مدد چاہتے ہیں۔ قائم رکھ ہم کو سیدھی راہ پر۔ اُن

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ

لوگوں کی راہ پر جن پر تُو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں نہ اُن کی راہ پر جن پر غضب نازل

عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

کیا گیا اور نہ اُن کی جو گمراہ ہو گئے ہیں۔

بعد ازاں تھوڑی سی دیر ٹھہر کے کوئی اور دُوسری سُورت پڑھیں۔ اگر یہ سُورت پڑھی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ

ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو شب قدر میں اور تو جانتا ہے کہ

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شب قدر کیا چیز ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ

نازل ہوتے ہیں فرشتے اور رُوح اس رات میں اپنے

رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

پروردگار کے حکم سے ہر امر لے کر اس شب میں سلامتی طلوعِ فجر تک ہے۔

اس سُورت کو ختم کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کرے اور اتنا جھک جائے کہ اگر پُشت پر پانی کا قطرہ ڈالا جائے تو وُہ اپنی جگہ سے نہ ہلے؛ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور نظر پاؤں کی طرف رکھے اور بحالتِ سکون کہے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پاک ہے میرا رب جو

صاحبِ عظمت ہے اور میں اُس کی حمد کرتا ہوں) تین بار۔ اور سنت ہے کہ اس کے بعد بحالت رکوع میں ہی ایک بار[ص] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ (اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر) کہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور ایک مرتبہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (یعنی خدا نے حمد کرنے والے کی حمد کو سنا) پس ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ جب تکبیر ختم ہو جائے تو سجدہ میں جائے اور پیشانی سجدہ[ع] کی جگہ پر رکھ کر بحالتِ سکون کہے:۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَ بِحَمْدِہٖ (پاک ہے میرا رب اعلیٰ اور میں اس کی حمد کرتا ہوں) تین بار۔ ذکرِ رکوع کی طرح ذکرِ سجود کرے۔ اور اس کے بعد ایک دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور سر کو سجدہ سے اٹھا کر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ پھر یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا

ص استحباب کے قصد سے۔ ۱۲ ع سات اعضا یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے سجدہ کرتے وقت زمین پر رکھنا واجب ہے۔ ۱۲



(۴) سجدہ کی حالت میں سات اعضاء کا زمین پر لگنا واجب ہے پیشانی. دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں۔ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کی نوک



(۵) سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھیں اور پھر گھٹنوں کو سجدہ کے بعد قیام کیلئے کھڑے ہوتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین سے اٹھائیں اور پھر ہاتھوں کو اٹھائیں۔

ہوں اور اُس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں) پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی طرح بجالائے۔ پھر اس سجدہ سے سر اُٹھا کر پہلی طرح ٹھیک ہو کر بیٹھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یہ پہلی رکعت ختم ہوئی۔ اب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور اُٹھتے وقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ (میں خدا کی دی ہوئی قوت سے کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں) کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح سُوْرَۃِ فَاتِحَہ پڑھے اسکے بعد کوئی سورۃ پڑھے۔ بہتر ہے کہ سورۃ توحید پڑھے اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ

(اے محمدؐ) کہدے کہ وہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی

وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ④

پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اُس کا ہمسر اور نظیر ہے۔

اس کے بعد فوراً ہی کہے کَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ (ایسا ہی ہے اللہ

جو میرا پروردگار ہے) تین مرتبہ یا ایک مرتبہ۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر
دونوں ہاتھوں کو دُعائے قنوت کے واسطے اور مُنہ کے برابر لے جاکر
اس طرح کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور یہ دُعا پڑھے :۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور صاحب کرم ہے خدا کے سوا کوئی لائق

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

عبادت نہیں جو بزرگ و صاحب عظمت ہے پاک ہے خدا جو ساتوں آسمانوں

السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَ

اور ساتوں زمینوں کا مالک ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور

مَا بَیْنَھُنَّ وَمَا فَوْقَھُنَّ وَمَا تَحْتَھُنَّ وَھُوَ

ان کے درمیان اور ان کے اُوپر اور ان کے نیچے ہے اس کا بھی اور عرش

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عظیم کا بھی مالک ہے اور تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

اس کے بعد پھر درُود شریف بطریق معروف پڑھے اور پھر یہ
دُعا پڑھے (یا اور کوئی دُعا پڑھے) :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا

اے خدا ہم کو بخش دے ہم پر رحم کر ہم کو عافیت عطا کر اور ہم کو معاف فرما

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

دُنیا میں اور آخرت میں بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

بعدازاں درود شریف پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر ٹھیک بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھے اور بحالتِ طمانیت تشہد پڑھے:۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اسکا کوئی

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

اے پروردگار تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے تو اس کے بعد پہلی رکعتوں کی طرح سیدھا کھڑا ہو جائے اور صرف سورۃ الحمد یا تسبیحاتِ اربعہ تین[1] دفعہ

[1] بنابر اقوی ایک دفعہ کافی ہے۔ لیکن تین دفعہ پڑھنے میں احتیاط ہے۔ ۱۲

پڑھے۔ تسبیحات یہ ہیں :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک پاکیزہ ہے اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بزرگ و برتر ہے

پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش چاہتا ہوں)

پھر تکبیر کہے اور پہلے کی طرح رکوع و سجود کرے اور دونوں سجدوں کے بعد بیٹھے اور تشہد پڑھ کر مندرجہ ذیل سلام پڑھے اور نماز کو ختم کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپ پر اے نبی خدا کے اور خدا کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا[1] وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور سلام ہو تم پر اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں بھی

بس نماز ختم ہوگئی۔ اس کے بعد بطورِ تعقیب سُنّت ہے کہ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر بار ہاتھوں کو کانوں تک لے جائے۔ اگر نماز دو

[1] آخری دو سلاموں میں سے کسی ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے اگرچہ دونوں کا پڑھنا بہتر ہے۔ ۱۲

(۶)

دعائے قنوت







(۷) حالتِ تشہد۔

(۸) تشہد کے بعد سلام پڑھیں اور پھر تین دفعہ ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرکے اللہ اکبر کہیں۔

نماز کی ترکیب (عورت)

قیام (۱)



رکوع (۲)



سجدہ (۳)



تشہد (۴)



رکعتی (نمازِ فجر) ہے تو دوٌ رکعت کے بعد جس وقت تشہد پڑھ کر فارغ ہو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ اگر تین رکعتی (نمازِ مغرب) ہے تو دوسری رکعت کے تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت ختم کرکے تشہد و سلام پڑھے۔ اور اگر چار رکعتی نماز (ظہر و عصر و عشا) ہے تو تیسری رکعت کی طرح چوتھی رکعت ادا کرے۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پڑھے اور نماز کو ختم کرے۔ اور مصلے پر بیٹھ کر تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے تو بہتر ہے کیونکہ اس کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس ۳۴ بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ بار: اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ بار پڑھ کر اپنی حاجات خداوندِ عالم سے طلب کرے اور سجدۂ شکر ادا کرے۔ سجدہ کے لئے جھکتے ہوئے یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (اے اللہ بخش دے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور میری توبہ قبول کر بہ تحقیق تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

اس کے بعد سجدہ گاہ پر پیشانی رکھے اور تین بار کہے:۔ اِنِّیْ

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (یقیناً میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر
پس بخش دے مجھے) پھر داہنا رُخسارہ زمین پر رکھ کر تین بار یَا اَللّٰہُ
یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ کہے، پھر بایاں رُخسارہ زمین پر رکھ کر تین
بار کہے عَفْوًا لِلّٰہِ پھر پیشانی زمین پر رکھ کر تین بار شُکْرًا لِلّٰہِ،
اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اس کے بعد قبلہ رُو کھڑا ہو جائے
اور زیارت بہ نیت سُنّت پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسولؐ	سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبیؐ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاعِثَ الْهُدٰی	اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ
سلام ہو آپ پر اے ہدایت کے سبب	سلام ہو آپ پر اے خدا کی حجت
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ	اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی	سلام ہو آپ پر اے خدا کے حبیبؐ

پھر قبلہ سے ذرا دائیں مُڑ کر اور انگشتِ شہادت سے روضۂ جناب سیّد
الشہداء کی طرف اشارہ کرکے زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ سلام ہو آپ پر اے رسولِ خدا

رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اے امیر المومنین کے فرزند۔ سلام ہو آپ پر و

وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ

سید الاوصیاء کے لختِ جگر سلام ہو آپ پر اے مخدومۂ عالم

فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ

سیدہ فاطمہ زہراؑ کے نورِ نظر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

سلام ہو آپ سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی۔

اس زیارت سے فارغ ہو کر دائیں طرف کو ذرا اور مُڑ کر اور مشہدِ مقدس کی طرف رُخ کر کے زیارت امام رضا علیہ السلام یوں بجالائے اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کرے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

سلام ہو آپ پر اے غریبوں کے غریب سلام ہو آپ پر

یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ وَالْفُقَرَآءِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اے ضعیفوں اور فقیروں کے مددگار سلام ہو آپ پر

يَا مُغِيثَ الشِّيعَةِ وَالزُّوَّارِ فِي يَوْمِ الْجَزَاءِ

اے شیعوں اور زائروں کے بروز قیامت فریاد رس۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنِيسَ النُّفُوسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے نفوس عالم کے مونس سلام ہو آپ پر اے

اَيُّهَا الْمَدْفُونُ بِاَرْضِ طُوسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ

سرزمین طوس (مشہد مقدس) کے مدفون سلام ہو آپ پر اور

عَلٰى اٰبَائِكَ السَّبْعَةِ وَاَبْنَائِكَ الْاَرْبَعَةِ وَ

آپ کے سات اجداد اور چار فرزندوں پر اور خدا کی رحمت

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

اور برکتیں بھی آپ سب حضرات پر ہوں۔

بعد ازاں پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے زیارت جناب صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ اس طرح پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ۔

سلام ہو آپ پر اے شاہنشاہِ زمانہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمٰنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے خدائے رحمٰن کے خلیفۂ برحق سلام ہو آپ پر

یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

اے انس و جن کے امام سلام ہو آپ پر اے

شَرِیْكَ الْقُرْاٰنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَامِعَ

شریک قرآن سلام ہو آپ پر اے کفر و سرکشی

الْكُفْرِ وَالطُّغْیَانِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَافِعَ

کا قلع و قمع کرنے والے۔ سلام ہو آپ پر اے ظلم و

الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ

بے انصافی کو دور کرنے والے۔ خداوند عالم آپ کی کشائش میں تعجیل فرمائے

اللّٰهُ مَخْرَجَكَ وَجَعَلَنَا مِنْ اَنْصَارِكَ۔ اٰمِیْن۔

اور آپ کے ظہور کو آسان کرے اور ہمیں آپکے اعوان و انصار میں قرار دے۔ آمین۔

واجباتِ نمازِ غیر رُکنی

وُہ اُمور جن کا نماز میں بجالانا اور نگاہ میں رکھنا واجب ہے یہ ہیں :- (۱) قرأت یعنی سُورتوں کا صحیح طور سے پڑھنا تاکہ حروف مخارج سے ادا ہوں (۲) رکوع و سجود وغیرہ میں جو ذکر پڑھا جاتا ہے

سے امام خمینی و دیگر مجتہدین کے فتوٰی کے مطابق ذکر بھی واجبات میں سے ہے۔

(۳) تشہد (۴) سلام (۵) ترتیب (۶) موالات یعنی افعالِ نماز کو پے در پے بجا لانا۔ ان واجبات کے سہواً ترک ہو جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی مگر عمداً ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

واجباتِ نماز رُکنی

ان کو ارکانِ نماز بھی کہتے ہیں۔ اگر یہ سہواً یا عمداً ترک ہو جائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور وُہ یہ ہیں:۔ نیت[۱] تکبیرۃ[۲] الاحرام یعنی نماز کی نیت کرتے وقت اَللہُ اَکبَر کہنا؛ تکبیرۃ الاحرام کہنے کی حالت میں قیام؛ رکوع میں جانے سے قبل قیام جسے "قیام متصل برکوع" کہتے ہیں؛ رکوع؛ دونوں سجدے پس ایک سجدہ کا بھول جانا رُکنِ نماز نہیں ہے۔

مبطلاتِ نماز

جن اُمور کے واقع ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، وُہ یہ ہیں:۔

---

[۱] ہر نماز کی نیت رُکنِ نماز ہے عمداً یا سہواً ترک کر دے تو نماز باطل ہے۔ امام خمینی، آقائے خوئی۔

[۲] یہ دونوں ایک رُکن ہیں کیونکہ دونوں کو قیام کہتے ہیں۔ امام خمینی و آقائے خوئی۔

(۱) حدث۔ خواہ حدثِ اکبر ہو (جس سے غسل واجب ہوتا ہے) خواہ حدثِ اصغر ہو (جس سے وضو واجب ہوتا ہے) (۲) قبلہ سے اس طرح منحرف ہونا کہ پُشت قبلہ کی طرف ہو جائے۔ بلکہ اگر فقط چہرہ بھی اتنا منحرف ہو کہ وُہ پشت کی طرف دیکھ سکے تو اقویٰ یہ ہے کہ اگر عمداً ایسا کرے تو نماز باطل ہو گی۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ اگر سہواً ایسا ہو، تب بھی نماز کو باطل سمجھے اور دوبارہ پڑھے۔[۱] (۳) سُورۃ الحمد کے بعد آمین کہنا (۴) ذکرِ خدا و دعا و قرآن کے علاوہ دو یا زیادہ حرفوں سے یا ایک ہی حرف سے جو بامعنی ہو (مثلاً ق) کلام کرنا۔ (۵) قہقہہ مار کر ہنسنا (۶) خوفِ خدا کے سوا اور کسی وجہ سے رونا۔ (۷) کھانا، پینا۔ (۸) ہر وہ فعل جو نماز کی صورت مٹا دے جیسے اُچکنا، تالی بجانا وغیرہ۔ لیکن احوط (وجوبی) یہ ہے کہ کسی فعل کثیر کو بجا نہ لائے۔ اگرچہ وُہ صورتِ نماز مٹانے والا نہ بھی ہو۔ (۹) ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا۔[۲] (۱۰) عددِ رکعات میں شک کرنا (۱۱) نماز میں کسی جزء کو عمداً بقصدِ جزئیت

---

[۱] اور اگر وقت گزرنے کے بعد معلوم ہُوا تو قضا واجب نہیں۔ ۱۲

[۲] تقیہ کے بغیر اگر کوئی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے تو اُس کی نماز باطل ہے۔ امام خمینی۔ آقائے خوئی۔ آقائے گلپائیگانی

زیادہ یا کم کرنا، اگرچہ وہ رکن نہ بھی ہو۔ (۱۲) شرائط نماز میں سے کوئی فوت ہو جائے مثلاً لباس نجس ہو یا مکان غصبی ہو تو نماز باطل ہے۔

چند ضروری مسائل

۱۔ نیت میں نماز کا تعین نہ ہو تو نماز باطل ہے۔ اول نماز سے آخر نماز تک نیت پر باقی رہنا ضروری ہے۔ اگر نماز میں اسطرح غافل ہو جائے کہ پتہ نہ چلے کہ کیا کر رہا ہوں تو نماز باطل ہے۔

۲۔ تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں بدن متحرک نہیں ہونا چاہئے ورنہ نماز باطل ہوگی تکبیرۃ الاحرام اور باقی تکبیریں کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کرنا مستحب ہے۔

۳۔ قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہ دے نہ کسی طرف جھکے نہ بیٹھ جائے اور نہ کسی چیز کا سہارا لے اگر مجبوری ہے تو کوئی اشکال نہیں۔ احتیاط واجب ہے[۱] کہ قیام کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر ہوں اور جو درست قیام کر سکتا ہے اگر عمداً دونوں پاؤں کو پھیلا کر کھڑا ہو جائے تو نماز باطل ہے۔ قیام میں نگاہ کا سجدہ گاہ پر ہونا۔ ہاتھوں کو رانوں

[۱] احتیاط مستحب ہے (آقائے خوئی)

پر رکھنا دونوں پاؤں کا فاصلہ تین انگلیوں سے ایک بالشت تک کا رکھنا جبکہ عورتوں کا پاؤں ملا کر رکھنا مستحب ہے۔

۴۔ نماز واجبی میں وہ سورے نہ پڑھے جن میں سجدہ کرنا واجب ہے۔ جہاں نماز آہستہ پڑھنی ہے مرد کے لئے مستحب ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھے مستحب ہے کہ تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔

سورہ قل ھو اللہ احد کو ایک سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔

۵۔ رکوع میں سکون کی حالت میں ذکر پڑھا جائے ساکن ہونے سے پہلے ذکر پڑھے تو نماز باطل ہے۔ رکوع میں دونوں پاؤں کے درمیان دیکھنا مستحب ہے۔ عورتوں کے لئے رکوع میں زیادہ نہ جھکنا مستحب ہے۔

۶۔ عمداً ایک سجدہ کو ترک کرے تو نماز باطل ہے۔ جبکہ ایک سجدہ بھول جائے تو نماز باطل نہیں بلکہ بعد میں سجدہ کی قضاء اور دو سجدہ سہو واجب ہیں۔ سجدے میں مرد کا اعضائے سجدہ کھلا رکھنا اور عورت کا ملا کے رکھنا مستحب ہے۔ سجدہ کی جگہ اور باقی اعضاء کی جگہ چار ملی ہوئی انگلیوں سے

زیادہ اونچی نیچی نہ ہو۔ یعنی جگہ زیادہ ناہموار نہ ہو۔

اگر بے اختیاری سے پیشانی سجدہ گاہ سے اٹھ جائے تو دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر نہیں رکھنا چاہیئے اگرچہ ذکر نہیں پڑھا سجدہ شمار ہوگا اور اگر مجبوراً دوبارہ رکھنا پڑے تو ایک سجدہ شمار ہوگا ذکر پڑھ کر سر اٹھائے۔

۷۔ ہر نماز میں طمانیت شرط ہے کہ ہر ذکر قیام رکوع سجدے اور تشہد وغیرہ میں اطمینان سے پڑھے۔

۸۔ مرد کیلئے مستحب ہے۔ سجدہ میں جانے کیلئے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے جبکہ عورتیں گھٹنوں کو

۹۔ جن اشیاء پر سجدہ جائز ہے یہ ہیں۔

مٹی۔ ریت۔ پتھر۔ خالص لکڑی۔ خالص کاغذ۔ پتے۔ گھاس۔ سب سے افضل سجدہ گاہ خاک شفا ہے۔

اگر کوئی ایسی چیز جن پر سجدہ جائز ہے موجود نہ ہو۔ انگوٹھی کے نگینے پر کرسکتے ہیں نماز کے دوران سجدہ گاہ گم ہوجائے تو اگر وقتِ نماز وسیع ہو تو نماز توڑ دے ورنہ سوتی کپڑے پر۔ یہ نہ ہو تو ہاتھ کی پشت پر بھی

سجدہ ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ نماز کے دوران قرآن مجید کی وُہ آیت سُنے یا پڑھے جس سے سجدہ واجب ہوتا ہے تو فوراً اشارے سے سجدہ کیا جائے۔

۱۱۔ قرآن مجید کے واجب سجدے چار ہیں۔ (۱) سورہ نجم (۲) سورہ اقرأ (۳) سورہ الم تنزیل (۴) حم سجدہ۔ اِن کی سجدہ والی آیات سُننے یا پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس سجدے کیلئے قبلہ شرط نہیں ہے اور نہ ذکر پڑھنا واجب ہے۔ بلکہ صرف سجدہ کافی ہے۔

۱۲۔ پہلی اور تیسری رکعت میں تشہد نہیں صرف مغرب کی نماز میں تیسری رکعت میں تشہد ہے۔

۱۳۔ اگر کوئی عمداً نماز کا کوئی جزو ترک کر دیتا ہے تو نماز باطل ہے۔

سَہْویات

(۱) اگر بھُولے سے نماز میں کچھ کمی ہو جائے اور بعد میں یاد آئے، تو اگر وُہ رُکن ہے اور ابھی دُوسرے رُکن میں داخل نہیں ہُوا تو واپس ہو کر اُس رُکن کو ادا کرے اور اگر دُوسرے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو نماز باطل ہے

اور اگر کمی رُکن نہیں اور ابھی اس کے بجالانے کا موقع ہے تو اُس کو بجالائے اور اگر موقع گذر گیا تو کچھ حرج نہیں اور اگر زیادتی یا کمی رُکن کی ہے تو نماز باطل۔ اور اگر رُکن نہیں تو نماز باطل نہیں بعد نماز دو سجدۂ سہو ادا کر لینے ہی کافی ہیں۔

سجدۂ سہو:۔ پانچ چیزوں کے لئے سجدہ سہو واجب ہے۔ (۱) کلام بے جا۔ یعنی وہ بات جو ذکر خدا نہ ہو بھول کر کرنے کی وجہ سے دو سجدۂ سہو واجب ہو جاتے ہیں۔ (۲) ایک سجدہ کو بھول جائے موقع گزرنے کے بعد یاد آجائے تو نماز کے فوراً بعد اسکی قضاء اسکے فوراً بعد دو سجدۂ سہو واجب ہیں۔ (۳) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہو جائے تو چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرے پھر دو سجدۂ سہو واجب کی نیت سے بجالائے (۴) سلام بے جا۔ جہاں سلام نہیں دینا تھا وہاں سلام دے اور مبطلاتِ نماز میں سے کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو فوراً بعد والی رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو بجالائے۔ (۵) تشہد فراموش شدہ کے لئے نماز کے فوراً بعد اسکی قضاء کرے۔ پھر دو سجدۂ سہو واجب کی نیت سے بجالائے۔

سجدۂ سہو مستحب :- سہواً تسبیحات اربعہ پڑھے یا تین سے زیادہ یا دو مرتبہ پڑھ لے تو دو سجدۂ سہو کرنا مستحب ہے۔ جہاں سلام نہیں دینا تھا وہاں سلام کا کچھ حصہ پڑھ لے تو دو سجدۂ سہو مستحب ہیں۔

طریقۂ سجدۂ سہو :- اوّل نیت کرے کہ سجدۂ سہو کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) بوجہ فلاں شک کے قربۃً الی اللہ پھر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر دو سجدے نماز کی طرح بجالائے اور سجدوں میں یہ ذکر کرے :-

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ط دونوں سجدے ادا کر کے درست بیٹھے اور تشہد پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور سلام میں صرف آخری سلام یعنی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ** کہنا ہی کافی ہے۔

نقشہ شکیاتِ نماز

مقامات شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجدہ میں	دونوں سجدوں کے پورا کرنے کے بعد	جس حالت میں شک کو صحیح مانا جائے کیا عمل کرنا چاہیئے
دو اور تین میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے بعد ازاں نماز احتیاط کھڑا ہو کر ایک رکعت یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
دو تین اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے پھر دو رکعت نماز کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر ادا کرے
دو اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے ایک رکعت نماز کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجالائے۔
تین اور چار میں شک ہو	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے۔ ایک رکعت نماز کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجالائے۔

مقاماتِ شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجدہ میں	دونوں سجدوں کے پورا کرنے کے بعد	جس حالت میں شک کو صحیح مانا جائے، کیا عمل کرنا چاہئیے
چار اور پانچ میں شک	صحیح ھ	باطل	باطل	باطل	صحیح ھ	بنا چار رکعت پر رکھ کر بیٹھ جائے اور نماز ختم کرے پھر ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور دو سجدہ سہو احتیاطاً بجا لائے۔ اور دونوں سجدے کر لینے کے بعد شک میں چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور بعد ازاں دو سجدے سہو واجباً بجا لائے۔
تین اور پانچ میں شک ہو	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور نماز ختم کرے پھر دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر بجا لائے۔
تین چار اور پانچ میں شک	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور نماز کو چار پر بنا رکھ کر ختم کرے پھر دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر پڑھے بعد ازاں دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجا لائے
پانچ اور چھ میں شک ہو	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور دو سجدے احتیاطاً بجا لائے۔

ھ اگرچہ مافی الذمہ کی نیت سے نماز کا اعادہ احوط ہے اور سجدۂ سہو ان تمام آنے والی صورتوں میں جاری ہوگا جن میں قیام کو توڑنا پڑتا ہے۔ ۱۲

نوٹ: (۱) ہر سورت کو شروع کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ باآواز بلند پڑھنا چاہیئے (۲) مرد کو چاہیئے کہ وہ صبح مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں کو باآواز بلند پڑھے اور باقی کو آہستہ۔ مگر ظہر اور عصر کی تمام نماز سوائے اذکار کے آہستہ ادا کرنی چاہیئے اور عورت کو تمام نمازیں آہستہ آواز سے ادا کرنی چاہئیں (۳) حالتِ قیام میں مرد کے پاؤں میں ایک بالشت تک کا فاصلہ ہونا چاہیئے اور عورت کے پاؤں ساتھ ساتھ ملے رہیں۔ (۴) مرد سجدہ کرتے وقت زانوؤں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے اور عورت پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکے۔ اسی طرح اٹھتے وقت مرد پہلے زانوؤں کو زمین سے اٹھائے اور پھر ہاتھوں کو اور عورت پہلے ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے اور پھر زانوؤں کو۔ (۵) حالتِ سجود میں مرد اپنے اعضا کو کھلا ہوا رکھے اور عورت ملا کر رکھے۔ (۶) جو چیز کھانے یا پہننے میں آئے یا آگ میں جلی ہوئی ہو یا معدنیات میں سے ہو تو اُس پر سجدہ کرنا جائز نہیں۔ خالص مٹی یا خاکِ شفا یعنی کربلائے معلیٰ کی مٹی پر سجدہ کرنا افضل، موجبِ ثواب اور قبولیتِ نماز کا باعث ہے۔ (۷) عورت کسی نامحرم شخص (یعنی غیر آدمی) کے سامنے نماز نہیں پڑھ سکتی بلکہ محرم مرد و عورت بھی برابر کھڑے ہو کر

نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اگر پڑھیں گے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ مگر ہاں عورت مرد کے بالکل پیچھے نمازِ جماعت میں کھڑی ہو کر ادا کر سکتی ہے۔ یا مَردِ سے دُور دس ہاتھ کے فاصلہ پر نماز پڑھ سکتی ہے۔

نماز جماعت

اسلام ایک کامل اور اجتماعی دین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نمازِ جماعت کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ کیونکہ نماز جماعت مظہرِ وحدت والُفت و نظم و ضبط اور قوت مسلمین ہے۔

احادیث میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی امام جماعت کی اقتدا کرے تو ہر رکعت کا ثواب ایک سو پچاس نمازوں کا ہے۔ اگر دو آدمی ہوں تو چھ سو نمازوں کا ثواب ہے۔ اسی طرح جتنے مقتدی زیادہ ہوتے جائیں گے۔ ثواب میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ لیکن جب دس یا اس سے زیادہ مقتدی ہوجائیں تو اگر تمام آسمان کاغذ بن جائیں تمام دریا سیاہی بن جائیں۔ تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام جن وانس و ملائکہ لکھنے والے ہوں تو ایک رکعت کا بھی ثواب نہیں لکھ سکتے۔ لاپرواہی کی وجہ سے جماعت

میں حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے۔ اور بغیر عذر کے نمازِ جماعت ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔[1]

شرائطِ پیش نماز:- ۱۔ مرد ہو ۲۔ بالغ ہو ۳۔ عاقل ہو ۴۔ شیعہ اثناعشری ہو ۵۔ حلال زادہ ہو ۶۔ نماز درست پڑھ سکتا ہو ۷۔ عادل ہو۔ عدالت ایک حالت نفسانی اور روحانی ہے جسکا لازم تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ یعنی اوامر کا پابند اور نواہی کا مرتکب نہ ہو۔

طریقِ نمازِ جماعت

نمازِ جماعت صرف دو آدمیوں یعنی ایک پیش نماز اور ایک مقتدی (یعنی پیچھے نماز پڑھنے والا) سے ہو سکتی ہے۔

پیش نماز کی نیت کرنے کے بعد مقتدی نیت کرے کہ فلاں نماز پڑھتا ہوں میں پیچھے اس پیش نماز کے ادا واجب قربۃً الی اللہ"۔ اور پہلی اور دوسری رکعت میں حمد اور سورۃ خود نہ پڑھے بلکہ پیش نماز کے پڑھنے کو سنتا رہے۔ اخفاتی نماز (ظہر و عصر) میں جب امام قرائت کرے تو بہتر ہے

[1] امام خمینی۔ آقائے خوئی۔ آقائے گلپائیگانی۔ آقائے محمد علی اراکی۔

کہ ماموم ذکرِ خدا میں مشغول رہے بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ جہری نماز (نمازِ فجر، مغرب و عشاء) میں بھی جب امام قرأت کرے اور اس کی آواز سُنائی نہ دے تو ماموم ذکرِ خدا[۱] میں مشغول رہے۔ ہاں اگر جہری نماز میں امام کی قرأت یا ہمہمۂ ماموم سُن رہا ہو تو خاموش رہنا اور سُننا واجب ہے۔ اور اگر سُننے میں نہ آئے تو بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ خاموش کھڑا ہو کر امام کی قرأت سُننے کی کوشش کرتا رہے۔ باقی رکوع و سجود کے تمام اُمور پیش نماز کے پیچھے خود بجا لائے۔ اگر مقتدی کسی وجہ سے پہلی رکعت میں شامل نہیں ہو سکا اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے شامل ہُوا ہے تو جس وقت پیش نماز تشہد پڑھے تو مقتدی کو چاہیئے کہ وہ زانوؤں کو زمین سے اُٹھا کر اور ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر چُپ بیٹھا رہے اور بجائے تشہد سُبحان اللہ پڑھتا رہے اور امام کے کھڑے ہونے کے ساتھ ہی کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں جب پیش نماز سلام ادا کرے تو مقتدی سلام شروع کرنے کے عین وقت پر اُٹھ کر اپنی تیسری رکعت ادا کرے۔ اگر نماز چار رکعتی ہو تو جب پیش نماز تیسری رکعت پڑھ کر اُٹھے تو مقتدی جلدی سے تشہد ادا کر کے پیش نماز کے ساتھ قیام میں شامل ہو جائے۔ کیونکہ

---

[۱] آہستہ آہستہ سُبحان اللہ پڑھتا رہے۔

حالتِ رکوع وسجود میں پیش نماز کے ساتھ شامل ہونا ضروری ہے۔

نماز جماعت کے چند ضروری مسائل:۔ ۱۔ نماز جماعت میں پیش نماز کا تعین لازمی ہے۔ ۲۔ پیش نماز پہلے دو رکن پے در پے عمداً بجالائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔ ۳۔ نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں ماموم الحمد اور سُورہ نہ پڑھے بلکہ سُبحان اللہ پڑھتے رہنا مستحب ہے۔ ۴۔ امام نماز میں پیشاب اور پاخانہ نہیں روک سکتا تو احتیاط واجب یہ ہے۔ کہ اسکی اقتداء نہ کرے اسی طرح جسے جذام اور برص ہو وہ بھی امام جماعت نہیں بن سکتا۔ ۵۔ ماموم نماز جماعت میں الحمد اور سُورۃ کے علاوہ باقی تمام اذکار خود پڑھے۔ ۶۔ پہلی صف کے ماموین ترتیب سے تکبیرۃ الاحرام کہیں جبکہ دوسری اور باقی صف والے اپنے آگے والے کی تکبیر کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتے ہیں۔

نمازِ جمُعہ

اسلام دینِ سیاست ہے۔ کہ جس کے احکام سیاستِ الٰہی کے مظہر ہیں

مساجد میں نمازِ جماعت کے اجتماعات اور ہفتے میں ایک دفعہ نمازِ جمعہ کا اجتماع اس بات کا ثبوت ہے۔ ان دینی اور سیاسی اجتماعات کی وجہ سے مسلمان ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہونے کے علاوہ دینی اجتماعی اور اقتصادی مسائل سے بھی آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ جمعہ کے دو خطبے ہیں۔ ان میں وعظ و نصیحت اور روزمرہ کے مسائل بیان ہونے چاہیئں۔

نمازِ جمعہ ولی عصرؑ کی غیبت میں واجب تخیری ہے یعنی جمعہ کے دن انسان ظہر کے بجائے جمعہ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن جمعہ افضل ہے۔ اور نمازِ ظہر احوط ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ اور جو نمازِ جمعہ واجب کی نیت سے پڑھتا ہے اس پر نمازِ ظہر پڑھنا واجب نہیں ہے۔ تاہم احتیاط مستحب یہ ہے کہ نمازِ ظہر بھی پڑھے۔ نمازِ جمعہ کے وہی شرائط ہیں جو نمازِ جماعت کے ہیں۔ اسی طرح امام جمعہ کے شرائط اور امام جماعت کے شرائط یکساں ہیں

شرائط وجوب نمازِ جمعہ:۔ ۱۔ بالغ ہو۔ (۲) مرد ہو۔ (۳) مسافر نہ ہو (۴) اندھا نہ ہو (۵) صحیح و سالم ہو (۶) ضعیف اور بوڑھا نہ ہو۔ (۷) محل نمازِ جمعہ گھر سے دو فرسخ کے فاصلے سے زیادہ نہ ہو۔

نمازِ جمعہ جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ جماعت کے لئے کم از کم پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کا وقت وہی ہے جو نمازِ ظہر کا وقتِ فضیلت ہے۔ اس نماز میں پہلے پیش نماز ان دو ۲ خطبوں کو پڑھے یا ان کی مثل دو ۲ خطبے پڑھے جس میں حمد و ثنائے پروردگار اور درود و سلام بر محمد و آلِ محمد اور وعظ و نصیحت مومنین کے لئے ہو۔ پہلے خطبہ کو کسی مختصر سورت یا آیت کے ساتھ ختم کرے۔ نمازی ان خطبوں کو ضرور سنیں۔

خطبۂ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰينَا لِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ

تمام تعریفیں سزاوار ہیں اُس خدا کیلئے جس نے ہمکو دین کیلئے ہدایت کی جس کو برگزیدہ کیا

وَسَبِيْلِهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ وَنَصَرَنَا لِمَا يُوْجِبُ

اور اس راہ کے لئے ہدایت کی جس کو منتخب کیا اور ہماری مدد کی اس چیز کے لئے جو

الزُّلْفَةَ لَدَيْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَيْهِ فَاَمَرَنَا لِاَدَاءِ

اس کی نزدیکی اور اس کے پاس پہنچنے کو واجب کرتی ہے پس ہم کو

فَرْضَ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبَ عَلَيْنَا فِيهَا مِنَ

جمعوں کے فرض اور ان میں اپنی واجب کردہ بندگیوں کے ادا کرنے کا حکم

الطَّاعَاتِ وَقَسَّمَهٗ لِاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ

دیا اور ان کے بجالانے والوں کے لئے قیامت کے دن اپنی بخشش

الْجَزَآءِ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ

مقسوم کی۔ بے شک وہ ہی معزز اور صاحب حکمت ہے۔ اے خدا محمدؐ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ اَيْمَنَ يَوْمٍ

اور اس کی آل پر درود بھیج اور اس (جمعہ) کو ہمارے لئے معہودہ ایام میں

عَهِدْنَاهُ وَاَفْضَلَ صَاحِبٍ صَحِبْنَاهُ وَخَيْرَ

سب سے برکت والا دن اور ہمارا سب سے بزرگ تر صاحب اور ہمارے

وَقْتٍ ظَلِلْنَا فِيْهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ مَرَّ

اوقات میں سب سے بہتر وقت کر اور ہم کو اپنی تمام مخلوقات میں جس پر

عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مِنْ جُمْلَةِ خَلْقِكَ

رات اور دن گزریں سب سے پسندیدہ کر جو تیری عطا کردہ

اَشْكَرَهُمْ لِمَا اَوْلَيْتَ مِنْ نِعَمِكَ وَاَقْوَمَهُمْ

نعمتوں کا سب سے بڑھ کر شکر گزار ہو اور تیری مقرر کردہ

بِمَا شَرَعْتَ مِنْ شَرَايِعِكَ وَ اَوْفَقَهُمْ عَمَّا

شریعت پر سب سے بڑھ کر قائم رہنے والا ہو اور تیری منہیات سے

حَذَّرْتَ مِنْ نَّهْيِكَ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِكَ فِيْ يَوْمِيْ

جملہ مخلوقات سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہو میرے اس دن میں

هٰذَا وَسَاعَتِيْ هٰذِهٖ وَمُسْتَقَرِّيْ هٰذَا اِنِّيْ

اور میری اس ساعت میں اور میرے اس مقام میں بے شک میں

اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ خدا ہے کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں انصاف

قَائِمٌۢ بِالْقِسْطِ عَدْلٌ فِي الْحُكْمِ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ

کرنے والا اور حکم میں عدل کرنے والا اپنے بندوں پر مہربان ہے

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخِيَرَتُكَ

اور یہ کہ محمدؐ تیرا بندہ اور تیرا رسول اور تمام مخلوق سے تیرا منتخب

مِنْ خَلْقِكَ حَمَّلْتَهٗ رِسَالَتَكَ فَاَدَّاهَا وَ

کردہ ہے۔ تو نے اپنی رسالت اس پر بار کی پس اس نے اس کو ادا

اَمَرْتَهٗ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِاُمَّتِهٖ فَنَصَحَ لَهَا

کیا اور اس کی اُمت کے لئے اس نے نماز جمعہ حکم دیا پس اس نے اس کو نصیحت کی

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَکْثَرَ مَا صَلَّیْتَ

اے خدا محمدؐ اور اس کی آل پر درود بھیج جو تیری مخلوق کے کسی ایک فرد پر درود

عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَ اَجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ وَ

بھیجنے سے زیادہ ہو اور اس کو ہماری طرف سے جزا دے جو اس جزا سے افضل و اکرم

اَکْرَمَ مَا جَزَیْتَ اَحَدًا مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ عَنْ

ہو جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو

اُمَّتِہٖ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط

بے شک تو صاحب عزت و حکمت ہے۔

بعد پڑھنے اس خطبہ کے پیش نماز تھوڑی دیر بیٹھے اور تین مرتبہ درود پڑھ کر اٹھے۔

خطبۂ دوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ تمام تعریفیں سزاوار ہیں اس اللہ کے

الْعَالَمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ

لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے خدا تیرے ہی لئے حمد مخصوص ہے کہ آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَ

زمین کا پیدا کرنے والا اور صاحب جلال و بزرگی اور تمام پروردگاروں کا پروردگار اور

اِلٰهَ كُلِّ مَاْلُوْهٍ وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ

تمام بندوں کا معبود اور تمام مخلوقات کا خالق اور تمام چیزوں کا وارث ہے۔

كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

کوئی چیز اس کی مانند نہیں ہے اور وہ ہر چیز پر احاطہ

مُحِيْطٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ

کرنے والا ہے تو ہی ایسا خدا ہے کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو واحد یکتا اور

الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَرِيْمُ

فرد یگانہ ہے تو ہی ایسا خدا ہے کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے تو

الْمُتَكَرِّمُ الْعَظِيْمُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

کریم صاحب کرامت اور صاحب عظمت ہے اور درود و سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيِّ

پر جو رحمت کا نبی اور تمام رسولوں کا سردار ہے اور علی ابن ابی طالب

ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ

پر جو تمام وصیوں کا سردار ہے۔ اور فاطمہ زہراء پر جو

سَيِّدَةِ النِّسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ وَحَسَنِ الْمُجْتَبٰى حُجَّةِ

تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن مجتبےٰ پر جو تمام مخلوق پر خدا

اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ

کی حجت ہے اور حسین پر جو مظلوم شہید ہیں اور

الْمَظْلُوْمِ وَارِثِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيِّ بْنِ

امیر المؤمنین کا وارث ہے اور علیؑ ابن

الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ

الحسینؑ زین العابدینؑ پر اور محمد بن علیؑ باقر

عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ

علوم اولین اور آخرین پر اور جعفرؑ بن محمد پر جو

الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ وَالْمُقْتَدِىْ بِاٰبَاۤئِهِ الصَّالِحِيْنَ

صادق اور صدیق اور ابائے صالحین کا پیرو ہے

وَمُوْسَى ابْنِ جَعْفَرِ الْكَاظِمِ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ

اور موسیٰ بن جعفرؑ پر جو نبیوں کی اولاد میں سے کاظم ہے

وَعَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا مِنْ عِتْرَةِ بَرَرَةِ الْمُتَّقِيْنَ

اور علی بن موسیٰؑ پر جو نیکوکار متقیوں کی عترت سے رضا ہے

وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيِّ

اور محمدؑ بن علیؑ پر جو جواد اور مومنوں کا ولی ہے اور علیؑ

بْنِ مُحَمَّدٍ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اِمَامِ الْخَاشِعِيْنَ

بن محمدؑ پر جو روشن چراغ اور خشوع کرنے والوں کا پیشوا ہے

وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاۤءِ الْمُنْتَجَبِيْنَ

اور حسنؑ بن علیؑ پر جو برگزیدہ وصیوں کے سردار ہیں اور

وَالْخَلَفِ الْقَاۤئِمِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ الْحُجَّةِ بَعْدَ

خلف قائمؑ اور مہدی منتظر پر جو اپنے آبائے طاہرین کے

اٰبَاۤئِهٖ عَلٰى خَلْقِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِيِّكَ وَوَارِثِ

بعد تیری مخلوق پر حجت اور تیرے نبیؐ کی طرف سے ادائے احکام

عِلْمِ الْمَاضِيْنَ مِنَ الْوَصِيِّيْنَ الَّذِيْ بِبَقَاۤئِهٖ

کرنے والا اور تمام گزشتہ اوصیا کے علم کا وارث ہے جس کی بقا سے

بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ

دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے دنیا کو رزق دیا جاتا ہے اور اس کے

ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاۤءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ

وجود سے زمین اور آسمان قائم ہیں اور اسی کے سبب اللہ تمام زمین کو عدل و

قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّ عَجِّلْ

انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو گی۔ اور اے خدا

لَنَا اللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ

اس کا ظہور ہمارے لئے جلد کر بیشک وہ لوگ اس کو دور سمجھتے ہیں اور ہم

نَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اس کو قریب جانتے ہیں اپنی رحمت کے ساتھ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَ

اے خدا میرے لئے اپنی توبہ اور رحمت اور رزق وسیع کے دروازے

رِزْقِكَ الْوَاسِعِ اِنِّيْ اِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ وَ

کھول دے بے شک میں تیری طرف رغبت کرنے والوں میں سے ہوں اور

اَتْمِمْ لِيْ اِنْعَامَكَ اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اپنا انعام میرے لئے کامل کر بے شک تو سب سے بہتر نعمت دینے والا ہے اے خدا

اجْعَلْ بَاقِيْ عُمْرِيْ فِيْ اَدَآءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ

میری باقی عمر کو تیری رضا کی خواہش کے لئے جمعوں کے فرض اور

وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

حج اور عمرہ کی ادائیگی میں صرف کر اے تمام جہانوں کے پروردگار

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

اور اللہ درود بھیجے محمدؐ اور اس آل طیبین و طاہرین پر

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط

اور سلام ہو اس پر اور ان سب پر۔

پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ

آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو بادشاہ ہے

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي

پاک ہے زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔ وہ وہی ہے جس نے کے رہنے والوں

الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ

میں ایک رسولؐ انہی میں سے مبعوث فرمایا ہے جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا

يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ

ہے اور ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور شریعت کی تعلیم دیتا ہے

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ

گو اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں دوسروں کے

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾

لئے بھی (مبعوث فرمایا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے۔ اور اللہ تو

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

بڑے فضل کا مالک ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن پر تورات

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ

(کے علم وعمل) کا بار ڈالا گیا تھا پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی مثال

اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ ان لوگوں کی حالت جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہو کیا ہی

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ

بری ہے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔ تم کہہ دو کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ

اے وہ لوگو جو یہودی ہو گئے ہو اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

نہ اور لوگ تو اگر تم (اپنے گمان میں) سچے ہو تو موت کی آرزو

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

کرو۔ اور جو اعمال ان کے ہاتھ پہلے کر چکے ان کی وجہ سے یہ موت کی

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ

تمنا کبھی نہ کریں گے۔ اور اللہ ان ظالموں سے خوب واقف ہے۔ تم یہ کہہ دو کہ

الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

موت جس سے تم بھاگتے ہو تم سے ضرور ملاقات کرنے والی ہے۔ پھر تم کھلی اور چھپی کے

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

جاننے والے کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ پھر جو

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

عمل تم کیا کرتے تھے اس سے وہ تم کو آگاہ کر دے گا۔ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

لانے والو جب تم کو جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے پکارا جائے تو

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ

تم خدا کی یاد کی طرف دوڑ پڑو اور لین دین چھوڑ دو۔ اگر تم

خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٩ فَإِذَا قُضِيَتِ

علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ختم

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ

ہوجائے تو تم زمین پر پھیل جاؤ اور خدا کے فضل کے

فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ

خواستگار ہو اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ۝١٠ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَا انْفَضُّوا

فلاح پاؤ۔ اور انہوں نے جب کوئی سوداگری یا کھیل کود کی بات دیکھی

إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

تو (وہ نیت توڑ کر) اسکی طرف دوڑتے چلے گئے اور تمکو نماز پڑھتے کھڑا چھوڑ گئے تم یہ کہدو کہ جو کچھ اللہ

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ۝١١

کے پاس ہے وہ اس کھیل کود اور سوداگری سے بہت بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ منافقون پڑھے اور وہ یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

إِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ

جس وقت منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ضرور اللہ کے

اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

رسول ہو اور اللہ بھی یہ جانتا ہے کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو۔ اور اللہ یہ گواہی دیتا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

ہے کہ یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ انہوں نے (اپنی جھوٹی) قسموں کو اپنا

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

سپر بنا لیا پس لوگوں کو راہ خدا سے روکا۔ بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ

وہ بہت ہی برا ہے۔ یہ اس سبب سے کہ وہ ایمان لائے اور پھر کافر

كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③

ہو گئے اب اس کا ان کے دلوں پر چھاپا لگا دیا گیا تو وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ

اور جب تم ان کو دیکھو تو ان کا ڈیل ڈول تم کو اچھا معلوم ہوگا اگر وہ

يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ

باتیں کریں تو تم ان کی باتیں سنو گے (مگر یہ علم و عقل سے ایسے خالی ہیں) گویا وہ لکڑیاں ہیں

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ

جنکو دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا ہو ہر چیخ کو یہ سمجھتے ہیں کہ انہی پر پڑتی ہے وہ دشمن ہیں ان سے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

بچتے رہو۔ خدا ان کو غارت کرے کدھر بہکے جاتے ہیں۔ جس وقت ان سے یہ کہا جاتا ہے

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ

کہ رسول خدا تمہارے لئے دعائے مغفرت کریں تو وہ اپنے سروں کو پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو

وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾ سَوَآءٌ

دیکھو گے کہ وہ متکبرانہ انداز سے منہ بھی پھیر لیتے ہیں۔ ان کے لئے

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ

برابر ہے خواہ تم ان کے حق میں دعائے مغفرت مانگو یا ان کے حق میں دعائے مغفرت نہ مانگو

لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ

اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ بے شک اللہ بدکار لوگوں کی رہبری نہیں

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى

فرماتا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول خدا کے

مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ

پاس جو لوگ ہیں ان پر اپنا پیسہ خرچ نہ کرو تاکہ وہ بھاگ جائیں۔ حالانکہ

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق اتنا بھی

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
نہیں سمجھتے ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پلٹ کر گئے تو جو زیادہ

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ
عزت دار ہے وہ مدینہ سے زیادہ ذلیل کو ضرور بالضرور نکال دے گا حالانکہ حقیقی عزت

لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا
اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسکے رسولؐ کی اور مومنین کی لیکن منافق (اتنا بھی) نہیں جانتے ۔ اے

يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ
ایمان لانے والو! تم کو تمہارے مال خدا کی یاد سے

اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج وَمَنْ
غافل نہ کرنے پائیں اور نہ تمہاری اولاد اور جو ایسا

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا
کریں گے وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور جو کچھ

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ
ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ

الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ
تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ یہ عرض کرے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی

قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۝١٠

سی مہلت اور کیوں نہ دی کہ میں تصدق کرتا اور میں نیک بندوں میں سے ہو جاتا۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا ط

اور اللہ تعالیٰ کسی نفس کو جبکہ اس کی اجل آجائے گی ہرگز مہلت نہ دے گا۔

وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝١١

اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

اس نماز میں دو قنوت سنت ہیں۔ ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔ دونوں قنوت میں جو دعا یاد ہو پڑھیں۔ باقی امور کے لئے مجتہد کی طرف جس کی تقلید میں ہیں رجوع کریں۔

نوٹ:۔ نمازِ جمعہ تین میل تین فرلانگ انگریزی کے اندر اندر دو جگہ نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک مقام پر دو نمازیں پڑھی جائیں گی تو جو پہلے پڑھی گئی ہے وہ درست ہے اور دوسری باطل۔ اور اگر دونوں ایک وقت میں پڑھی گئی ہوں تو دونوں باطل ہیں۔

نمازِ عیدین

یعنی عید الفطر اور عید الاضحےٰ کی نمازیں زمانۂ ظہورِ امام علیہ السلام میں واجب اور زمانۂ غیبت میں سُنّتِ مؤکدہ ہیں۔ یہ دونوں نمازیں باجماعت افضل ہیں اکیلے پڑھنے سے۔ نمازِ عید دو۲ رکعتیں ہیں۔ دِن چڑھنے سے دوپہر تک جس وقت چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بغیر اذان و اقامت کے قبلہ رُخ کھڑا ہو کر نیّت کرے کہ دو۲ رکعت نمازِ عید الفطر یا عید الاضحےٰ پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد یہ سورۃ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢

اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا پھر درست کیا

وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤

اور جس نے اندازہ کیا پھر رہبری فرمائی۔ اور جس نے چارہ اُگایا پھر اس کو

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦

خشک اور سیاہ کر دیا۔ (اے رسولؐ) عنقریب ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم نہ بھولوگے

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿٧﴾

مگر جو خدا چاہے۔ بے شک وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور چھپی بات کو بھی۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾

اور ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دینگے سو نصیحت کرتے رہو اگر نصیحت فائدہ پہنچائے۔

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾

جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ عنقریب نصیحت حاصل کریگا اور وہ بدبخت اس نصیحت سے الگ

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ

رہے گا جو بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر اس میں نہ اس کو موت ہی آئے گی

فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ

اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی جنت نہ ملیگی) اس نے یقیناً فلاح پائی جو پاک ہوا۔ اور اپنے

اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ

پروردگار کے نام کو یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا لیکن تم زندگانی دنیا کو مقدم رکھتے ہیں

الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا

حالانکہ آخرت زیادہ اچھی اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہی مضمون

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

پہلی کتابوں میں بھی ہے (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی کتابوں میں۔

دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد یہ سورۃ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ

قسم ہے سورج کی اور اسکی چڑھتی دھوپ کی قسم ہے چاند کی جبکہ وہ سورج کے پیچھے ظاہر ہو قسم ہے دن

اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ

کی جبکہ (خدا) اس (آفتاب) کو روشن کرے اور قسم ہے رات کی جبکہ وہ اس (آفتاب) کو ڈھانپ لے قسم ہے آسمان

وَمَا بَنٰىهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفْسٍ

کی اور اسکی جس نے اسے بنایا ہے اور قسم ہے زمین کی اور اسکی جس نے اسے بچھایا ہے۔ قسم ہے جان کی

وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨

اور اسکی جس نے اسے ٹھیک پیدا کیا ہے پھر اسکی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری بھی اسے سمجھا دی اور جس نے اسے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ

پاک کر لیا تو وہ یقیناً رستگار ہو گیا اور جس نے اسے (خفیہ گناہ سے) دبا دیا وہ یقیناً ناکام

دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ

رہا۔ قوم ثمود نے اس کی سرکشی کے سبب جھٹلایا جبکہ اسی قوم کا سب سے بڑا

اَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

بدبخت اٹھ کھڑا ہوا پس ان سے اللہ کے رسول نے کہا تھا کہ خدا کی اونٹنی کو اور اس کے

سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

پانی پینے کو نہ چھیڑنا۔ پس انہوں نے رسول کو جھٹلایا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پس ان کے پروردگار

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

نے ان پر ان کے گناہ کے سبب عذاب نازل کیا پھر ان کو ہموار کر دیا۔ اور اسے ان کی کسی سے بدلا لینے کا ڈر نہیں ہے

پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہہ کر پانچ قنوت پڑھے اور دُوسری رکعت میں چار تکبیریں کہہ کر چار قنوت پڑھے۔ اور ہر تکبیر کے بعد حسب ذیل دُعائے قنوت پڑھے :-

دُعائے قنوت عیدین

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ

اے خدا اے قابل بزرگی و عظمت اور اے سزاوار بخشش

وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى

جبروت اور اے سزاوار معافی و رحمت اور اے سزاوار پرہیزگاری

وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ

مغفرت تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے حق کا واسطہ دے کر جس کو تُو نے

لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

مسلمانوں کے لئے عید مقرر کیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ذخیرہ اور

وَسَلَّمَ ذُخْرًا وَّشَرَفًا وَّكَرَامَةً وَّمَزِيْدًا اَنْ

اور شرف وکرامت اور زیادتی بنایا ہے کہ تو محمدؐ اور

تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِيْ

آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھ کو ہر ایک اس نیکی

فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ

میں داخل کر جس میں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو داخل کیا ہے اور

وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ

نکال دے مجھ کو ہر ایک اس برائی سے جس سے محمدؐ

مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

اور آلِ محمدؐ کو نکالا ہے تیری رحمت ہو اس پر اور ان سب پر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ

اے خدا میں تجھ سے بہترین چیز چاہتا ہوں جس کی بابت تیرے

الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ

نیک بندوں نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے جس سے

عِبَادُكَ الْمُخْلِصُوْنَ ۝

تیرے مخلص بندوں نے پناہ چاہی۔

نمازِ عیدین کے بعد فوراً دو خطبے پڑھنے ضروری ہیں جو حمد و ثناءِ خدا اور نعت و شہادتِ رسالت محمد مصطفےٰ صلعم و مناقب و فضائل اور شہادتِ امامت حضرات آئمہ علیہم السّلام پر مشتمل ہوں۔ پھر اسی وقت ساتھ ہی تکبیرات پڑھے۔ نمازی ان خطبوں کو ضرور سُنیں:-

پہلا خطبہ عیدالفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اور خدا

اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰنَا وَلَهُ

بزرگ تر ہے اور خدا ہی کے لئے ہے حمد خدا بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو ہدایت کی اور اسی کے

الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا

لئے ہے شکر اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں تمام تعریفیں سزاوار ہیں اس خدا کے لئے جس نے ہم کو اپنے

لِدِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَسَبِيلِهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ

دین کی طرف ہدایت کی جس کو اس نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا اور ہماری مدد کی اس

وَنَصَرَنَا لِمَا يُوجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَيْهِ وَالْوُصُولَ

چیز کے لئے جو اس کی نزدیکی اور اس کے پاس پہنچنے کو واجب کرتی ہے پس

إِلَيْهِ فَأَمَرَنَا بِصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ

ہم کو اس ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا جس میں قرآن

فِيهِ الْقُرْآنُ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ

نازل کیا گیا اور جس میں شب قدر قرار دی جو

خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَهُوَ شَهْرُ اللهِ وَسَيِّدُ

ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ خدا کا مہینہ تمام مہینوں کا

الشُّهُورِ وَشَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ فَصُمْنَا

سردار اور توبہ کا مہینہ اور مغفرت کا مہینہ پس ہم نے

نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ عَلَى تَقْصِيرٍ وَأَدَّيْنَا فِيهِ

اس کے دن کو روزہ رکھا اور اس کی رات کو قیام کیا اور اس میں اس کے حق سے

مِنْ حَقِّهِ قَلِيلاً مِنْ قَصِيرٍ حَتَّى فَارَقْنَا عِنْدَ

بہت ہی کم ادا کیا یہاں تک کہ وہ اپنا وقت ختم کرکے اور اپنی

تَمَامِ وَقْتِهٖ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهٖ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوْهُ

مدت پوری کر کے ہم سے جدا ہوا پس ہم اس کو اس شخص کی طرح وداع کرتے ہیں

وَدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهٗ عَلَيْنَا وَاَوْحَشَنَا انْصِرَافُهٗ

جس کا فراق ہم کو ناگوار ہے اور اس کی جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈالا ہے۔

عَنَّا قَائِلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ

سلام ہو تجھ پر اے خدا کے بزرگ تر مہینے اور

وَيَا عِيْدَ اَوْلِيَائِهِ الْاَعْظَمَ اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا

اس کے دوستوں کی بزرگ تر عید اے خدا پس ہم پر اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَاعْمُمْنَا بِعَافِيَتِكَ اَلَا اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ

سے رحم فرما اور اپنی عافیت کو ہمارے لئے عام کر۔ آگاہ ہو کہ یہ دن وہ

يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَهٗ اَهْلًا

دن ہے جس کو خدا نے تمہارے لئے عید قرار دیا ہے اور تم کو اس کے لئے اہل بنایا

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ

ہے۔ پس تم خدا کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کی تسبیح کرو

وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا

اور اس سے دعا کرو وہ تم سے قبول کرے گا اور اپنا فطرہ ادا کرو وہ تمہارے

سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ فَاَخْرِجُوْا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ

نبی کی سنت ہے پس اپنے عیال کے ہر شخص کی طرف سے ایک صاع

عِيَالِكُمْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ

گیہوں یا جَو یا خرما یا انگور فطرہ نکالو۔

اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ الْحَكِيْمِ

بیشک بہترین حدیث خدائے حکیم کا کلام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں خدائے رحمٰن (اور) رحیم کے نام سے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔

بیشک اس نے نجات پائی جس نے زکوٰۃ (فطرہ) دی اور اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی

پس بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑھے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

دوسرا خطبہ عید الفطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ

تمام تعریفیں اس خدا کو زیبا ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا

الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

بے نیاز ہے اس نے نہ کوئی بیوی اختیار کی ہے اور نہ کوئی فرزند۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰی

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا بندہ اور اس کا برگزیدہ رسول ہے

وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ

اور یہ کہ علی تمام مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار ہے اور

وَاَنَّ ذُرِّیَّتَهُ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا اُوْصِیْکُمْ

یہ کہ اس کی تمام معصوم اولاد ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے بندو میں تم کو

عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ وَ

وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور اس کی اطاعت کو غنیمت جانو اور ان فانی اور

اِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ

گزرنے والے ایام میں نیک اعمال کی تیاری کرو پیشتر اس کے کہ

الْفَانِیَةِ الْخَالِیَةِ قَبْلَ اَنْ یَّهْجُمَ عَلَیْکُمْ

تم کو موت گھیرلے جس سے نہ بھاگنے کی جگہ ہے

الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ

نہ فرار کرنے کا مقام۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيٍّ
اے خدا تو درود بھیج تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ
اور تمام مومنوں کے حاکم علیؑ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ پر

وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ
اور حسنؑ پر اور حسینؑ پر اور علی بن حسینؑ پر اور محمدؑ

بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ
بن علیؑ پر اور جعفرؑ بن محمدؑ پر اور موسےٰؑ بن جعفرؑ پر

وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ
اور علیؑ بن موسیٰؑ پر اور محمدؑ بن علیؑ پر اور علیؑ بن

مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ
محمدؑ پر اور حسنؑ بن علیؑ پر اور حجت خدا پر جو حق کو قائم

بِالْحَقِّ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَائِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
کرنے والا اور ہدایت یافتہ ہے جس کی بقاء سے دُنیا قائم ہے

وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ
اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے اور اس کے وجود کی برکت سے

الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا

زمین اور آسمان قائم ہیں اور اسی کے سبب خدا زمین کو عدل اور

وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّعَجِّلْ لَنَا

انصاف سے پُر کرے گا جس طرح کہ وہ ظلم اور جور سے پُر ہو گی اور اے خدا

اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ

اس کا ظہور ہمارے لئے جلد کر بیشک وہ لوگ اس کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو

قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

نزدیک و قریب جانتے ہیں اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے

پہلا خطبہ عید الاضحٰے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

خدا بزرگ و برتر ہے خدا بزرگ و برتر ہے خدا بزرگ و برتر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور

اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰىنَا

اللہ بزرگ تر ہے اور خدا ہی کے لئے مخصوص ہے حمد اللہ بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو اس نے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

ہدایت کی اللہ بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو چوپائے حیوان عطا فرمائے اور

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ

تمام تعریفیں زیبا ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں۔ بزرگ و برتر ہے وہ

ابْتَلَی الْبَرَایَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَایَا لِئَلَّا یَبْطُلَ الْجَزَاءُ

خدا جس نے مخلوقات کو ہر قسم کی بلاؤں سے آزمایا تاکہ جزا باطل نہ ہو اور

وَلِیَحْسُنَ الْعَطَاءُ فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةَ

بخششیں اچھی ہوں پس رسولؐ کو اٹھایا اور سب سے نیک راہ کے

خَیْرِ السُّبُلِ ضَعِیْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِیَّةً فِیْ

ہادیوں کو قائم کیا جو حالات میں ضعیف اور مضبوط ارادوں میں قوی

عَزَائِمِ النِّیَّاتِ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُمْ اُولِیْ قُوَّةٍ

ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور ان کو نہایت سخت قوی

شَدِیْدَةٍ فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِیْنَ

کردیتا پس گردنیں ان کے لئے جھک گئیں اور متکبروں کے بازو

وَخَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُتَکَبِّرِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ان کے لئے نیچے ہوگئے۔ سب تعریفیں زیبا ہیں اس خدا کے لئے

الَّذِیْ وَضَعَ الْبَیْتَ بِبَکَّةَ مُبَارَکًا وَّهُدًی

جس نے اپنے گھر کو مکہ میں رکھا جو مبارک گھر اور تمام عالم کے لئے

لِلْعَالَمِیْنَ وَجَعَلَهٗ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ کَآفَّةً وَّمَامَنًا

ہدایت ہے اور تمام لوگوں کے لئے منزل اور تمام اعتکاف کرنے والوں

لِلْعَاکِفِیْنَ وَالْعَابِدِیْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰہِ فِیْ

اور عبادت گزاروں کے لئے جائے امن مقرر کیا۔ عمل کرو اے خدا کے بندو

مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ اِبْتَلَی اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ

ایسے بزرگ دن میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو اپنے فرزند

الْخَلِیْلَ بِذَبْحِ وَلَدِہٖ اِسْمٰعِیْلَ فَرَاَی الْخَلِیْلُ

اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے سے آزمایا۔ پس خلیلؑ نے خواب میں

فِی الْمَنَامِ وَھُوَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَنَّهٗ لِوَلَدِہٖ

دیکھا کہ جبکہ وہ رکن اور مقام کے مابین تھا کہ وہ اپنے فرزند کو

ذَابِحٌ وَلِدَمِہٖ سَافِحٌ فَانْتَبَهَ مِنْ رَقْدَتِہٖ

ذبح کر رہا ہے اور اس کا خون بہا رہا ہے پس وہ اپنے خواب سے ڈرتا ہوا اور

مَرْھُوْبًا وَّمِنْ مَنَامِہٖ مَرْعُوْبًا فَقَالَ لِبُنَیِّہٖ

اپنی نیند سے کانپتا ہوا جاگا اور اپنے فرزند سے کہا کہ میں

اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ عِیَانًا اَنِّیْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا

خواب میں ظاہرًا دیکھتا ہوں کہ تجھ کو قربانی کے طور پر ذبح کر رہا ہوں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یَا سَیِّدَ الْوَرٰی فَقَالَ یَآ اَبَتِ

پس تو غور کر کہ تیری رائے کیا ہے اے تمام جہان کے سردار۔ پس اس نے جواب دیا

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ مِنَ

اے میرے باپ جس امر کا مجھ کو حکم دیا جاتا ہے اس کو کر اگر خدا چاہے تو مجھ کو

الصَّابِرِیْنَ فَلَا تَضُمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِیْ لِئَلَّا

صابرین سے پائے گا۔ پس اپنا کپڑا میرے خون سے آلودہ نہ کر تاکہ اس کو

تَرَاهُ الشَّفِیْقَةُ اُمِّیْ وَاقْرَأْ عَلَیْهَا سَلَامِیْ مَنِیْعًا

میری مہربان ماں نہ دیکھ لے اور تسلی کے طور پر میرا اسلام اس کو پہنچا اور

وَارْدُدْ اِلَیْهَا قَمِیْصِیْ مُسَلِّیًا وَقُلْ لَهَا اِنَّ

تسلی کے لئے میرا کرتہ اس کو دے دے۔ اور اس سے کہو کہ تیرے بیٹے کو اس کے

ابْنَكِ نَقَلَهٗ مَوْلَاهُ الْکَرِیْمُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ

مولائے کریم نے بہشت بریں کی طرف بھیج دیا ہے۔ پس جب

وَالنَّعِیْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهٗ وَانْتَهَتْ وَصِیَّتُهٗ

اس کی گفتگو ختم ہوئی اور اس کی وصیت پوری ہو چکی

شَدَّهُ الْخَلِیْلُ شَدًّا وَثِیْقًا وَاَضْجَعَهٗ اِضْجَاعًا

تو خلیل نے اس کو خوب مضبوط کر کے باندھا نہایت نرمی سے اس کو لٹایا

رَفِيْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَاَصْبَحَتِ

پس پرندے اس پر قربان ہونے لگے اور زمین

الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَالْمَلٰۤئِكَةُ مُتَضَرِّعَةً

اور پہاڑ لرزنے لگے اور فرشتوں نے رونا شروع کیا اور وحشی

وَالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَالسَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ

دوڑنے لگے اور اوپر آسمان سے آوازیں بلند ہوئیں اور

تَضُجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَعُجُّ رَحْمَةً

نیچے سے زمین نے چلانا شروع کیا کیونکہ ان کو اس

لِلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَتَعَجُّبًا مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ

صغیر بچے پر ترس آیا اور اس بزرگ بوڑھے کے صبر کو دیکھ کر حیران

الْكَبِيْرِ فَنَادٰى اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ

رہ گئے۔ پس ارحم الراحمین نے آواز دی اے ابراہیم تو نے

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِىْ

اپنے خواب کو سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو

الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَ

جزا دیتے ہیں بے شک یہ کھلم کھلا آزمائش ہے اور

فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ فَنَهَضَ عِنْدَ ذٰلِكَ

ہم نے اس کو ذبح عظیم کے ساتھ فدیہ دیا۔ پس اس وقت خلیلؑ نے چھری لیکر

الْخَلِيْلُ بِالْمُدْيَةِ اِلٰى مَا اٰتَاهُ بِهٖ جِبْرِيْلُ مِنَ

اس فدیہ کی طرف حرکت کی جس کو جبرئیلؑ لائے تھے اور

الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا وَجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ

اس کو قربانی کے طور پر ذبح کیا اور کھلم کھلا اس پر بسم اللہ باواز

عَيَانًا فَاَحْسَنُ الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ الْحَكِيْمِ۔

بلند پڑھی پس بہترین حدیث خدائے حکیم کا کلام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ

کہدے تو (اے محمدؐ) خدا ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے۔

اس کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ صلوٰۃ پڑھے پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے

دوسرا خطبہ عید الاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ

تمام تعریفیں خدا کے واسطے ہیں کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا اور

الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

بے نیاز ہے جس نے نہ کوئی بیوی کی اور نہ کوئی بیٹا بنایا اور (میں گواہی

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰی وَ

دیتا ہوں) کہ محمدؐ اس کا بندہ اور پسندیدہ رسولؐ ہے اور

اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ

علیؑ سب مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار ہے۔

وَاَنَّ ذُرِّیَّتَهُ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا اُوْصِیْکُمْ

اور اس کے معصوم فرزند ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے

عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ وَ

بندو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور ان فانی اور گزرنے

اِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَةِ

والے دنوں میں اس کی اطاعت اور عمل صالح کی تیاری کو غنیمت جانو پیشتر اس کے

الْخَالِيَةِ قَبْلَ اَنْ يُّهْجِمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ

کہ موت تم کو گھیر لے جس سے نہ بھاگ سکتے ہیں اور نہ

لَامَهْرَبَ مِنْهُ وَلَامَفَرَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

فرار ہو سکتے ہیں۔ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اس

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

پر درود بھیجو اور سلام کرو جو سلام کا حق ہے۔ اے خدا درود بھیج

مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ

محمدؐ پر جو تمام رسولوں کا سردار ہے اور علیؑ پر جو تمام مومنوں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

کا حاکم ہے اور حضرت محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پر اور حسن

الْحَسَنِ الْمَقْتُوْلِ بِسَمِّ الْجَفَا وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ

مجتبیٰؑ پر جو زہر جفا سے قتل کیا گیا اور حسینؑ شہید کربلا پر

بِكَرْبَلَا وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ذِی الْمِحَنِ وَالْعَنَاءِ

اور علی بن حسینؑ صاحب رنج و مصیبت پر

وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی

اور محمدؑ بن علیؑ پر اور جعفرؑ بن محمدؑ پر اور موسےٰ بن

بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ

جعفرؑ پر اور علیؑ بن موسےٰؑ پر اور محمدؑ بن علیؑ پر اور

عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ

علیؑ بن محمدؑ پر اور حسنؑ بن علیؑ پر اور حجۃؑ خدا پر جو حق کا

بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِیِّ الَّذِیْ بِبَقَائِهٖ بَقِیَتِ

قائم کرنے والا اور منتظر حکم خدا اور ہدایت یافتہ ہے جس کی بقا سے دُنیا

الدُّنْیَا وَبِیُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰی۔ اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ

باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے۔ اے خدا شریعت

عَلَیْنَا بِدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَیِّدِ اَرْکَانِ مَعَالِمِ

اور ایمان کے نشانات کے ارکان کو مضبوط کرنے والے کے اقبال کی

الشَّرْعِ وَالْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ الطَّاعَةِ

ہمیشگی سے ہم پر مہربانی کر۔ اے خدا اپنی بندگی کرنے اور

وَبُعْدَ الْمَعْصِیَةِ وَصِدْقَ النِّیَّةِ وَعِرْفَانَ

اپنی نافرمانی سے دُور رہنے اور نیت کی سچائی اور حرمت کی

الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَ

شناخت کی توفیق عطا فرما اور ہدایت اور اس پر قائم رہنے سے ہم کو معزز کر اور

اَمْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا

ہمارے دلوں کو علم اور معرفت سے بھر دے اور ہمارے پیٹوں (شکموں) کو

مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ

حرام اور شبہ سے پاک کر اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری

وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ

سے روک اور ہماری آنکھوں کو بدکاری اور خیانت سے بند کر

وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ

اور ہمارے کانوں کو لغویات اور غیبت کے سننے سے بند کر

بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ

اپنی بخشش اور مہربانی سے اے بخشش اور مہربانی کرنے والے خدا۔ بیشک

يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَ

اللہ عدل اور احسان کرنے اور ذوی القربےٰ کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بدکاریوں اور

يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

برائی اور بغاوت سے منع کرتا ہے تم کو نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم نصیحت اختیار کرو۔

تکبیراتِ عیدین

شبِ عید بعد نمازِ مغرب و عشا اور صبح روزِ عید اور بعد نمازِ عید تکبیراتِ ذیل کا پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ عید الفطر کے روز کہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا۔

ترجمہ:۔ "خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، خدا کے سوا اور کوئی عبادت کا سزاوار نہیں ہے اور خدا بزرگ تر ہے، اور صرف خدا ہی کے لئے حمد ہے۔ خدا بزرگ تر اس امر پر کہ اس نے ہم کو ہدایت کی۔" اگر عید قربان ہو تو اس قدر زیادہ پڑھے:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا۔

(خدا بزرگ تر ہے اس امر پر کہ اس نے ہم کو چرنے والے چارپایوں سے روزی عطا فرمائی اور تمام تعریفیں خدا ہی کو زیبا ہیں اس امر پر کہ اُس نے ہم کو نعمتیں عطا فرمائیں۔)[1]

---

[1] عید قربان میں دس نمازوں میں ہر نماز کے بعد ان تکبیرات کا پڑھنا مستحب ہے۔ عید کے روز نمازِ ظہر سے شروع کرے اور بارھویں تاریخ نمازِ صبح کے بعد ختم کرے۔ ۱۲ حترِ فتویٰ عفی عنہ

زکوٰۃِ فطرہ

وُہ ہے جو ماہِ رمضان کے ختم ہوتے ہی نکالنی واجب ہے۔ ؎
یہ روزہ کی قبولیت کی شرط ہے۔ ہر مومن پر واجب ہے کہ چاند رات کو اپنا اور اپنے تمام عیال و اطفال و ملازمین کا فطرہ نکالے اگر کوئی مہمان شبِ عید الفطر کو آجائے اور افطار اس کے ہاں کرے تو میزبان پر اس کا فطرہ ادا کرنا واجب ہوگا۔ لیکن اگر مہمان چاند ہو جانے کے بعد آجائے خواہ اس کے مال سے افطار کرے یا نہ کرے میزبان پر اس کا فطرہ واجب نہیں۔ یہ زکوٰۃ وُہ چیز یا اس کی قیمت ہونی چاہیئے جو زیادہ خوراک میں کھائی جاتی ہے۔ یعنی اگر گیہوں زیادہ استعمال کرتا ہو تو یا اس کی قیمت یا جنس دے؛ اور اگر چاول غالب خوراک ہو تو اس میں سے فطرہ نکالے۔ اور اگر ایک وقت گیہوں اور ایک وقت چاول ہو تو دونوں میں سے کسی ایک جنس سے زکوٰۃ فطرہ نکالے۔ مقدارِ فطرہ

؎ فطرہ چند شرطوں سے واجب ہوتا ہے۔ (۱) بلوغ (۲) عقل (۳) آزاد۔ لیکن اسلام شرطِ وجوب نہیں بلکہ شرطِ صحت روزہ ہے۔ اور غنی ہونا شرطِ وجوب ہے۔ ۱۲

یک صاع ہے جو تخمیناً سوا تین سیر ۱/۴ ۳ انگریزی کے برابر ہے؛ حتیاطاً ۱/۲ ۳ سیر انگریزی کے حساب سے فطرہ ادا کرے۔

مستحقینِ فطرہ فقراء ہیں۔ بہتر ہے کہ اعزا و اقارب کو غیروں پر مقدم کرے۔ اس طرح ہمسایہ کو غیر ہمسایہ پر۔ اس کے بعد اہلِ علم کو جہلا پر ترجیح دے۔ شیعہ اثنا عشری ہوں اور فسق و فجور سے بچتے ہوں۔

قربانی عید الاضحیٰ

حاجی مکہ معظمہ میں بہ نیتِ وجوب قربانی کریں اور دوسرے شہروں میں دیگر مومنین بہ نیتِ سُنّت مؤکدہ۔ قربانی کا جانور اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہونی چاہیئے۔ اگر دُنبہ، گوسفند ہو تو نر ہونا چاہیئے۔ قربانی کا جانور ناقص الاعضاء یعنی کانا، سینگ کٹا وغیرہ نہ ہو۔ خصی جانور مکروہ ہے؛ پالے ہوئے جانور کی قربانی بھی مکروہ ہے۔

نمازِ آیات

چاند گرہن، سورج گرہن، بھونچال اور کالی آندھی اور ہر خوفناک

امر کی نماز بھی ہر مومن اور مومنہ کو ادا کرنا واجب ہے۔ اس کی دو۲ رکعتیں ہیں، ہر رکعت میں پانچ رکوع۔ پہلی رکعت میں علاوہ ان کے دو۲ قنوت اور دوسری رکعت میں تین۳ قنوت۔ اس کے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ نیت کرے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن یا بھونچال یا کالی آندھی کی نماز دو۲ رکعت پڑھتا ہوں (یا پڑھتی ہوں) ادا واجب قربۃً الی اللہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر سورۃ حمد کے بعد سورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر رکوع کرے پھر کھڑے ہو کر حمد اور کوئی سورۃ پڑھ کر بعد قنوت دوسرا رکوع کرے۔ پھر دو سورتیں پڑھ کر تیسرا رکوع کرے۔ پھر دو۲ سورتوں کے بعد قنوت پڑھ کر چوتھا رکوع کرے پھر دو سورتوں کے بعد پانچواں رکوع کرے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر دو۲ سجدے بجالائے، اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور حمد و سورۃ کے بعد قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور اسی طرح ہر مرتبہ دو۲ سورتیں پڑھنے کے بعد اور پانچ رکوع بجالائے پھر سجدہ میں چلا جائے اور بعد دو سجدوں کے تشہد اور سلام کہہ کر نماز کو ختم کرے۔

مختصر طریقہ:۔ نمازِ آیات صرف دو رکعت ہے۔ اور ہر رکعت

میں پانچ رکوع ہیں۔ اسکے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ نیت کرے نماز آیات پڑھتا ہوں قربتہً الی اللہ پھر تکبیر کہے اور سورہ الحمد پڑھے اور اسکے بعد سورۃ قل ھواللہ احد پڑھنے کا قصد کرے اور پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اسکے بعد رکوع کرے۔ رکوع سے اٹھ کر پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ رکوع میں جائے رکوع سے کھڑا ہو کر پڑھے اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ رکوع میں جائے رکوع سے کھڑا ہو کر پڑھے لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ رکوع کرے۔ رکوع سے کھڑا ہو کر پڑھے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾ رکوع میں جائے اور رکوع کرنے کے بعد کھڑا ہو کر اور پھر دونوں سجدے بجا لائے اور پھر دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لائے۔ دوسری رکعت میں آخری رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور پھر صبح کی نماز کی طرح نماز ختم کرے۔

نماز نذر و عہد

یعنی منّت اور اقرار کی نمازیں۔ اگر کسی شروع کام کے لئے

منّت ملنے یا اللہ تعالیٰ سے عہد و اقرار کرے، تو مُراد ملنے پر اس نماز کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ صیغۂ نذر اور صیغۂ عہد پڑھا ہو صیغۂ نذر اس طرح پڑھے مثلاً کہے: اِنْ شَفَانِیَ اللّٰہُ فَلِلّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ (اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو خدا کے لئے ہے مجھ پر دوؔ رکعت نماز پڑھوں) تو یہ نذر منعقد ہو گی، بعد شفا پانے کے دوؔ رکعت نماز پڑھنی واجب ہو گی۔ صیغۂ عہد یوں کہے مثلاً: عَاهَدْتُ اللّٰہَ اِنَّہٗ مَتٰی اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مَالًا فَعَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ۔ ترجمہ: مَیں خدا سے اقرار کرتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مال دے گا تو مَیں دوؔ رکعت نماز پڑھوں گا۔" پس مال ملنے پر دوؔ رکعت نماز عہد کی واجب ہو گی۔ بہرحال نذر اور عہد کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ صیغہ کا تلفظ کیا جائے۔ نذر رکھنے اور عہد کرنے والا شخص بالغ عاقل اور خود مختار ہو، اور جس چیز کے لئے منّت مانی جائے یا اقرار کیا جائے، وہ شرع میں جائز ہو اور ہو بھی سکتی ہو۔ اور اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان (اُردو فارسی وغیرہ) میں بھی کہدے تو منعقد ہو جائے گی۔

نمازِ قسم

یہ نماز بھی واجب ہے جبکہ اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے مثلاً وَاللّٰہِ، بِاللّٰہِ اُصَلِّیْ (اللہ کی قسم میں نماز پڑھوں گا) اور قسم کھانے والا بالغ، عاقل اور خود مختار ہو۔ بشرطیکہ کسی نامشروع اور حرام یا مکروہ کام کے لئے قسم نہ کھائی ہو اور اس فعل پر قادر ہو۔ قسم کی مخالفت کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا۔ اور اگر یہ بھی اس کی وسعت سے باہر ہو تو دس دن کے روزے رکھنا۔ نذر کی مخالفت کا بھی وہی کفارہ ہے جو قسم کی مخالفت کا کفارہ ہے۔ لیکن عہد کی مخالفت کا وہی کفارہ ہے جو افطار ماہ رمضان کا کفارہ ہے۔

نمازِ طواف

یعنی جب حج کرنے جائیں تو مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے یا پہلو میں طواف کرنا اور طواف کی دو رکعتیں پڑھنا حاجی پر واجب ہیں۔

نمازِ اجارہ

اگر مُردہ مومن کی قضا نمازوں کو پڑھنے کی اُجرت اور مزدوری لے، تو اُن کا ادا کرنا بھی واجب ہے۔

نماز قضاءِ والدین

ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی قضا نمازوں کا پڑھنا بڑے لڑکے پر واجب ہے۔ اگر بلا وجہ شرعی نہ پڑھے تو گنہگار ہے۔

نمازِ سفر

اگر مندرجہ ذیل شرطیں پائی جائیں تو سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں صرف دُو دُو رکعتیں پڑھے۔ اس کو نمازِ قصر کہتے ہیں۔ صبح اور مغرب کی نمازوں میں قصر نہیں۔

(۱) سفر کم سے کم ۲۷ میل ۲ فرلانگ ۸۰ گز انگریزی (احتیاطاً ۲۸ میل) ہو خواہ جانے یا واپس آنے میں یا جانے اور واپسی دونوں میں

جبکہ دس روز گزرنے سے پہلے ہی واپسی کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۲) اثنائے سفر میں کہیں دس روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ یا راستہ طے کرتے ہوئے ایسا ارادہ نہ کرے۔ اگر ایسا ہو تو نماز قصر نہ ہوگی۔

(۳) خانہ بدوش لوگوں میں سے نہ ہو یا ایسا پیشہ نہ رکھتا ہو جس کے سبب سے اکثر سفر میں ہی رہنا پڑے جیسے ساربان، ملاح، ریلوے گارڈ، سفری ایجنٹ، سوداگر، قاصد وغیرہ۔

(۴) شہر کی فصیل یا بستی سے اتنا دُور نکل جائے کہ اس کی دیوار نظر نہ آئے اور[عہ] اذان کی آواز سُنائی نہ دے۔

(۵) اگر سیر یا شکار یا کسی کی تلاش کے ارادہ سے بلا قصد مسافت شرعیہ نکلیں یا ۲۸ میل انگریزی سے کم سفر کا ارادہ ہو یا سفر کسی ایسے کام کے لئے ہو جس میں کچھ گناہ ہو تو خواہ سفر کتنا ہی دُور ہو، نماز قصر نہ ہوگی۔

(۶) سفر خواہ پیدل طے کیا جائے یا گھوڑے، ریل و جہاز وغیرہ سواری پر، نمازِ قصر کے لئے ایک ہی حکم رکھتا ہے۔

عہ یہ شرط وطن میں معتبر ہے اور محل اقامت میں اشکال ہے۔ ۱۲

(۷) قصدِ مسافت جاری رہے یعنی آخر تک کسی قسم کا تردّد لاحق نہ ہو۔

نمازِ احتیاط

جس نماز میں کمی واقع ہوئی ہو اس کا سلام پڑھنے کے بعد باوضو نیت کرے کہ میں دو رکعت بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر نمازِ احتیاط پڑھتا ہوں (یا پڑھتی ہوں) فلاں کمی کے واسطے واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرے۔

نوٹ: (۱) ہر رکعت میں صرف سُورۃ فاتحہ پڑھے (۲) قنوت نہ پڑھے (۳) تمام نماز آہستہ پڑھے (۴) تشہد کے بعد صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (۵) باقی افعال دیگر نمازوں کی طرح بجالائے۔

نمازِ قضاء

جو واجب نماز اصلی وقت پر ادا نہ کی جائے اُس کی قضا

واجب ہے سوائے نماز جمعہ و عیدین کے۔

نوٹ: (۱) قصر نماز کی قضا بھی قصر ہوگی۔ (۲) جو نمازیں بچپن، دیوانگی، بیہوشی یا کفر یا حیض یا نفاس میں نہ پڑھی ہوں اُن کی قضاء واجب نہیں۔

نمازِ وحشتِ قبر

میّت کے دفن کی رات میت کیلئے دو رکعت نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ اسے نماز وحشتِ قبر کہتے ہیں۔ یہ مغرب کی نماز کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک پڑھ سکتے ہیں۔ اِن دو رکعت میں سے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ انّا انزلنا پڑھیں۔ جب سلام دے چکے تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ لفظ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔

نمازِ مغفرتِ والدین

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔ کہ والدین کی زندگی میں بیٹا نیک

اور فرماں بردار ہوتا ہے۔ مگر اِن کے مرنے کے بعد اپنے دینی و دنیوی حقوق ادا نہیں کرتا اور ماں باپ کے واسطے طالبِ مغفرت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسکو عاق تحریر فرمادیتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند والدین کی زندگی میں نافرمان ہوتا ہے مگر ان کی وفات کے بعد وُہ اُن کی طرف سے حقوق ادا کرتا ہے اور ان کے لئے خدا سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے والدین کا فرماں بردار اور اُن کے متعلق اس کو نیکوکار تحریر فرماتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اعمالِ صالحہ اختیار کرو اور کم از کم ہر شبِ جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نمازِ مغفرت پڑھو۔

طریقہ :- پہلی رکعت میں ایک بار سورۂ الحمد اور دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ اور دُوسری رکعت میں ایک بار سُورۂ الحمد اور دس مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ اور بعد سلام دس مرتبہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِیْرًا۔

غسلِ میّت

جب میت کو غسل دینا ہو تو سایہ دار جگہ پر ایک ایسا گڑھا کھودا جائے جس کا ایک سرا لازمی طور پر قبلہ کی طرف ہو، اور وہ اتنا چوڑا اور گہرا ہو کہ غسل کا تمام پانی اس میں جمع ہو سکے۔ اور اس پر ایک تختہ بچھا کر میت کو اس طرح لٹائیں کہ پاؤں میت کے قبلہ کی طرف ہوں۔ میت کے تمام کپڑے اُتارنے کے بعد صرف ایک لنگی میت کی شرمگاہ پر ڈال دیں۔ پھر دو شخص میّت کو غسل دیں اس طرح پر کہ ایک صرف پانی ڈالنے کا کام کرے اور دُوسرا نہلانے کا کام کرے۔

طریقۂ غسل: پہلے میّت کی تمام ناپاکی وغیرہ کو دُور کیا جائے اور ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر آگا پیچھا دھوئیں اس کے بعد میت کو وضو کرائیں پھر پہلا غسل اس پانی سے دیں جس میں بیری کے پتے ڈال کر اور مل کر جھاگدار کیا ہوا ہو۔ دونوں نہلانے والے اس طرح پر نیت کریں کہ غسل دیتے ہیں ہم اس میت کو آبِ سدرہ سے واجب قربۃً الی اللّٰہ پھر تین بار فوراً ہی میت کے سر کو دھوئیں پھر میت کو بائیں کروٹ پر

لٹا کر دائیں پہلو پر تین دفعہ پانی اس طرح ڈالیں کہ شانے سے پاؤں تک مسلسل پانی پڑتا رہے اور نہلانے والا میت کے پیٹ اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا جائے تاکہ پانی سب جگہ پہنچ جائے اور ہاتھ کو میت کے پہلو سے علیحدہ کرتے رہیں کہ پانی نیچے تک جا سکے۔ پھر میت کو دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح بائیں کروٹ پر پانی ڈال کر سب جگہ پہنچائیں پھر میت کو چت لٹا کر نہلانے والا اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک خالص پانی سے دھوئے اس کے بعد میت کو دوسرا غسل آبِ کافور سے دیا جائے اور اب پھر نیت کریں کہ غسل دیتے ہیں ہم اس میت کو آبِ کافور سے واجب قربۃً الی اللہ: باقی پہلے غسل کی طرح بجا لائیں پھر غسل دینے والا خالص پانی سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور تیسرا غسل بعد نیت کے کہ غسل دیتے ہیں ہم اس میت کو آبِ خالص سے واجب قربۃً الی اللہ: بطریق سابق بجا لائے۔ اس تیسری دفعہ نہلانے کے بعد میت کے بدن کو کپڑے سے خشک کریں اور کفن پہنائیں۔

نوٹ: (۱) میت کے کپڑے آہستہ اتاریں۔ اگر میت کے کپڑے تنگ ہوں تو وارث کی اجازت سے چاک کر کے اتار ڈالیں۔ (۲) نہلانے

والے کو چاہیئے کہ میّت کو قبلہ رُو ہو کر نہلائے۔ (۳) جس وقت مُردے کو وضو یا غسل کیا جائے تو اس کو کھڑا کرنا یا بٹھانا نہ چاہیئے بلکہ لیٹے ہی رہنے دیں۔ (۴) نہلاتے وقت اگر میّت کے بال یا ناخن وغیرہ یا کوئی اور عضو علیحدہ ہو جائے، تو ان کو کفن میں رکھ دیں۔ (۵) اگر کسی جگہ بیری کے پتے یا کافور وغیرہ نہ مل سکیں تو تینوں غسل خالص پانی سے دیئے جائیں۔ (۶) میّت کو گرم پانی سے غسل دینا مکروہ ہے۔ اگر سردی شدید ہو اور نہلانے والے کو تکلیف ہو تو اس قدر گرم کر لیں کہ صرف ٹھٹھر نکل جائے۔ (۷) عورت کو غسل دیتے وقت اس کے سر کے بال کھول دیئے جائیں اور بعد غسل بھی کھلے رہنے دیں۔ (۸) مَرد کی میّت کو مَرد اور عورت کی میّت کو عورت کا غسل دینا واجب ہے۔ (۹) ہر غسل کے لئے لنگی اور وُہ کپڑا جو ہاتھوں پر لپیٹا تھا، علیحدہ ہونا چاہیئے۔ (۱۰) اگر میّت کا سَر تن سے جُدا ہو تو ہر غسل میں پہلے سر کو دھوئیں اور بعد میں بدن کو۔

ترکیبِ کفن

میّت کو نہلانے کے بعد کسی پاک چیز پر کفن میں سے ایک چادر

بچھائیں اس پر دُوسری چادر اگر کھلی ہوئی ہو اور پھر کفنی کا گریبان پھاڑ کر آدھا حصہ چادر پر بچھائیں، اور آدھا حصہ سر کی طرف رہنے دیں۔ پھر پاؤں کی طرف لُنگی ناف سے لے کر پنڈلیوں تک بچھائیں اور ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر کمر کے برابر رکھیں۔ پھر میّت کو کفن پر لٹا دیں۔ اور ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں باندھ کر ناف کے اُوپر گرہ لگا دیں۔ اور بہت ساری رُوئی لے کر آگے پیچھے رکھیں اور تھوڑا سا کافور چھڑک دیں۔ پھر ران پیچ کے دوسرے سرے کو اس گرہ کے نیچے سے مثل لنگوٹ کے نکال دیں تاکہ رُوئی نکلنے نہ پائے، اور میت کے دونوں پاؤں ملا دیں۔ باقی ران پیچ کا کپڑا اِدھر اُدھر لپیٹ دیں۔ پھر یہ نیت کر کے حنوط کرتا ہوں اس میت کو واجب قربۃً الی اللہ۔ تمام اعضاء کے جوڑوں اور پیشانی پر کافور ہاتھ سے باریک کر کے لگائیں اور مل دیں۔ اگر کچھ کافور مقدار سے زیادہ ہو اور بچ رہے تو سینہ پر ڈال دیں اس کے بعد لنگی باندھ دیں اور کفنی پہنا دیں (لیکن اگر میت عورت کی ہو تو کفنی سے پہلے سینہ بند سینہ پر رکھ کر اس طرح باندھ دیں کہ گرہ کمر پر آئے) بعد میں عمامہ سر پر باندھ دیں اور اس کے سرے کو ٹھوڑی

سے نیچے لاکر گرہ دیں۔ عمامہ باندھنے کے بعد دائیں طرف کا سِرا بائیں طرف پر اور بائیاں دائیں طرف پر ڈال دیں۔ لیکن اگر عورت کی میت ہو تو عمامہ کی بجائے رُومال یا اوڑھنی سر پر باندھ دیں۔ پھر شہادت نامہ سینہ پر رکھ دیں۔ پھر دو لکڑیاں انار، خُرما یا بیری کی لے کر جن پر کلمہ اور اللہ کا نام لکھا ہُوا ہو اور ان پر رُوئی لپیٹ کر ایک میت کی دائیں بغل اور دُوسری بائیں بغل میں اس طرح رکھیں کہ دونوں لکڑیوں کا اُوپر والا سِرا گردن، ہنسلی سے مِل جائے۔ پھر نیت کریں کہ کفن دیتا ہوں میں اس میت کو واجب قربتہً الی اللہ۔ اور چادر کا بایاں حصہ میت پر ڈال دیں پھر دایاں حصہ۔ اور سر کی جانب سے چادر کو اکٹھا کر کے باندھ دیں۔ پھر کمر میں ایک بند لگا دیں اور پاؤں کی طرف سے بھی باندھ دیں۔ بعد میں نماز جنازہ پڑھ کر میت کو مقام قبر پہ لے جا کر دفن کر دیں۔

نوٹ: کفن کے لئے کم از کم تین کپڑوں کا ہونا ضروری ہے جو کہ واجب ہیں (۱) کُرتہ یعنی کفنی (۲) لُنگ (۳) اتنی لمبی چادر جس میں میت کا تمام جسم چھُپ جائے اور باقی تین کپڑے مرد کے لئے سُنّت ہیں (۱) عمامہ (۲) ران پیچ اور (۳) یمنی چادر۔ اگر یمنی چادر مہیا نہ ہو سکے

تو کوئی دوسری نگر لکھی ہوئی چادر ہونی چاہیئے۔ عمامہ کم از کم تین گز لمبا اور چار گرہ چوڑا ہونا چاہیئے۔ اور ران پیچ کم از کم ڈیڑھ بالشت چوڑا اور اتنا لمبا ہونا چاہیئے جس سے دونوں رانیں لپیٹی جائیں۔

(۲) اور عورت کے لئے رومال جو کہ کم از کم ایک گز ہو، خاص چادر، ران پیچ، سینہ بند جو کہ اتنا لمبا اور چوڑا ہو جس سے عورت کا سینہ بآسانی ڈھانپا جاسکے، سُنّت ہے۔

(۳) کافور کی مقدار کم از کم چار تولہ ہر میّت کے لئے ہونی چاہیئے۔

(۴) اگر چار ماہ سے کم کا بچہ ساقط ہو جائے تو صرف ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ہی دفن کر دینا کافی ہے۔ باقی خواہ کسی عمر کی میّت ہو تمام کے لئے احکام کفن پورے ہونے چاہئیں۔ اور اگر میّت چھ سال سے کم عمر کی ہے تو اس کو بغیر نمازِ جنازہ دفن کر سکتے ہیں۔ زائد عمر والے کے لئے نمازِ جنازہ ہر حالت میں واجب ہے۔ چھ برس سے کم عمر کے بچے کی میّت پر نماز مستحب ہے۔ اور نماز کے صحیح ہونے میں یہ شرط ہے کہ نماز گذار شیعہ اثنا عشری ہو اور نمازِ میّت خواہ فرادے پڑھی جائے خواہ با جماعت جب تک کہ ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔

نمازِ میّت

کھڑے ہوکر صرف پانچ تکبیریں بطریق ذیل پڑھے اگر جنازہ مرد کا ہے تو میت کے کمر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی میت ہے تو اس کے سینہ کے مقابل کھڑا رہے اور نیت کرے کہ اس[1] میت کی نماز جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اسکے بعد پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ جو واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہے اس کو حق کے ساتھ بھیجا ہے

بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر دوسری

خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے روز قیامت سے۔

تکبیر کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اللہ بزرگ تر ہے۔ اے خدا رحمت بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر

[1] اگر میت شیعہ اثنا عشری اور بالغ کی ہو۔ ۱۲

وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور سلامتی بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور برکت دے محمدؐ اور

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا

آلِ محمدؐ کو اور رحم فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جیسا کہ

صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی بھیجی اور برکت دی اور رحم کیا ابراہیمؑ

وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط پھر تیسری تکبیر کہے۔

اور آلِ ابراہیمؑ پر اس لئے کہ تو قابلِ حمد اور بزرگوار ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اللہ بزرگ تر ہے۔ اے خدا مغفرت کر تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو زندہ ہیں ان میں سے اور جو مر چکے ہیں

تَابِعِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ

اے خدا ہم میں اور ان میں نیکیوں کے ساتھ متابعت ظاہر کر اس لئے کہ تو تمام

مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور بیشک سب چیزوں پر قادر

وَبِالْاِجَابَةِ حَقِيْقٌ جَدِيْرٌ - چوتھی تکبیر کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذَا / هٰذِهٖ

اور بے شک تو ہی قبول کرنے والا ہے۔ اے خدا یہ تیرا بندہ ہے

عَبْدُكَ / اَمَتُكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَ / نَزَلَتْ بِكَ وَ

اور تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری کنیز کا بیٹا ہے اس نے تیرے پاس ٹھکانا

اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ / مِنْهَا

کیا ہے اور تو ان سب سے بہتر ہے جنکے پاس ٹھکانا کیا جاتا ہے اے اللہ بیشک ہم اس میں

اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ / بِهَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ

نیکی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہم سے بڑھ کر اس کے حالات کا عالم ہے اے خدا اگر وہ نیکی

كَانَ مُحْسِنًا / كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ / اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا وَّمُذْنِبًا / وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً وَّمُذْنِبَةً

کرنے والا تھا تو اس کی نیکی میں زیادتی کر اور اگر گنہگار اور خطا کار تھا تو اس کے گناہوں سے

فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّاٰتِهٖ / سَيِّاٰتِهَا وَاحْشُرْهُ / وَاحْشُرْهَا مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ

درگذر کر اور اس کو (قیامت میں) نبی اور آئمہ طاہرین

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

وطیبین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ کر نماز کو ختم کرے۔ اگر میت عورت کی ہو تو خط کشیدہ الفاظ کے نچلے الفاظ پڑھیں۔

تلقینِ میّت

جب میت کو قبر میں اُتاریں تو ایک مومن ننگے سر اور ننگے پاؤں کپڑوں کی تمام گرہیں کھول کر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر قینچی کی طرح رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے میّت کا داہنا شانہ اور اپنے بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ روک کر آہستگی سے ہلائے اور کوئی مومن حسب ذیل تلقین پڑھے۔ لیکن اگر میت عورت کی ہو تو اُس کا محرم قبر میں اُترے :-

اِسْمَعْ - اِفْهَمْ - اِسْمَعْ - اِفْهَمْ - یَا فُلَانَ ابْنَ فُلَان
اِسْمَعِیْ - اِفْهَمِیْ اِسْمَعِیْ - اِفْهَمِیْ یَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَان

سُن اور سمجھ سُن اور سمجھ اے فلاں ابن فلاں

(میّت اور اس کے باپ کا نام لے) هَلْ اَنْتَ / اَنْتِ عَلَی الْعَهْدِ

(یا اے فلاں بنت فلاں) آیا تو اس عہد پر ہے جس پر

الَّذِیْ فَارَقْتَنَا / فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو نے ہم سے مفارقت کی ہے اور وہ اس امر کی شہادت ہے کہ خدا کے سوا کوئی قابل عبادت

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

نہیں ہے وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بندہ اور

رَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ

اس کا رسولؐ اور تمام نبیوں کا سردار اور تمام رسولوں سے آخر میں آنے والا ہے اور

اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ

یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا امیر اور تمام اوصیا کا سردار ہے اور

اِمَامٌ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ

ایسا امام ہے جس کی اطاعت اللہ نے تمام عالموں پر فرض کی ہے اور

اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ

یہ کہ حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ

بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ

بن علیؑ اور جعفرؑ بن محمدؑ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ

وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ

اور علیؑ بن موسیٰؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور علیؑ بن

مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ

محمدؑ اور حسنؑ بن علیؑ اور قائم آلِ محمدؑ حضرت حجۃؑ

الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

مہدیؑ خدا کی رحمت ہو ان سب پر تمام مومنوں کے امام

وَحُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ / اَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ

اور تمام مخلوقت پر خدا کی حجتیں اور تیرے امام

هُدًى اَبْرَارٌ يَا فلان بن فلان / فلانة بنت فلان (میت اور اسکے باپ کا نام)

ہدایت کرنے والے امام نیک ہیں۔ اے فلاں ابن فلاں (یا فلاں عورت فلاں کی بیٹی)

اِذَا اَتَاكَ / اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ

جب تیرے پاس دو مقرب فرشتے خدائے بزرگ و برتر کی طرف

اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَ

سے بھیجے ہوئے آئیں اور تجھ سے سوال کریں تیرے رب کی بابت

عَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَ

اور تیرے نبی کی بابت اور تیرے دین کی بابت اور تیری کتاب کی بابت اور

عَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ / تَخَافِيْ وَلَا

اور تیرے قبلہ کی بابت اور تیرے اماموں کی بابت لیں تو خوف نہ کر اور غمگین

تَحْزَنْ / تَحْزَنِيْ وَقُلْ / قُوْلِيْ فِيْ جَوَابِهِمَا اللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ

نہ ہو۔ اور ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہہ اللہ جل جلالہ میرا

رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

رب ہے اور محمد (اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پاک پر)

نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ

میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ

قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

میرا قبلہ ہے اور امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب میرا

اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَ

امام ہے اور حسنؑ مجتبیٰ ابن علیؑ میرا امام ہے اور

الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِيْ وَ

حسینؑ بن علیؑ شہید کربلا میرا امام ہے اور

عَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

علی زین العابدینؑ میرا امام ہے اور امام محمد باقرؑ بن علیؑ

الْبَاقِرُ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسٰى

میرا امام ہے اور جعفر صادقؑ میرا امام ہے اور موسیٰؑ

الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ

کاظم میرا امام ہے اور علیؑ رضا میرا امام ہے اور محمد جوادؑ

الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ

میرا امام ہے اور علیؑ ہادی میرا امام ہے اور حسنؑ

الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَآءِ

عسکری میرا امام ہے اور حجتِ خدا حضرت منتظر میرا امام ہے یہ تمام

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَاتِيْ

بزرگوار (خدا کی رحمت ان سب پر ہو) میرے امام اور میرے سردار

وَقَادَاتِيْ وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ

اور میرے پیشوا اور میرے شفاعت کرنے والے ہیں میں ان سے دوستی رکھتا ہوں

اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اِعْلَمْ / اِعْلَمِيْ يَا فلاں بن فلاں / فلانۃ بنت فلاں

اور انکے دشمنوں سے بیزار ہوں دنیا اور آخرت میں پھر تو جان اے فلاں اور فلاں کے بیٹے (یا فلاں

میت کا نام لیا جائے) اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ

عورت فلاں مرد کی بیٹی) بیشک اللہ بزرگ و برتر اچھا پروردگار ہے

الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اور محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اچھے رسول ہے

نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ

ہیں اور امیر المومنین علیؑ ابن

اَبِيْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ

ابی طالب اور ان کی اولاد سے گیارہ امام

نِعَمِ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

اچھے ہیں اور جو (قرآن) حضرت محمد صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ

وآلہٖ وسلم لائے ہیں حق ہے اور موت حق ہے اور

سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ فِى الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ

منکر و نکیر کا قبر میں سوال کرنا حق ہے اور قبر سے اٹھنا حق ہے

وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَ

اور مرنے کے بعد زندہ ہونا حق ہے اور صراط حق ہے اور میزان حق ہے اور

تَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَ

اعمال ناموں کا کھلنا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور

اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ

قیامت آنے والی ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے اور خدا قبر والوں کو

مَنْ فِى الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يَا فلاں بن فلاں / فلانۃ بنت فلاں (میت کا نام)

اٹھائے گا۔ آیا تو سمجھا (یا سمجھی) اے فلاں اور فلاں کے بیٹے (یا فلاں کی

لیا جائے) ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهَدَاكَ (كِ)

فلاں کی بیٹی) خدا تجھ کو ثابت قول پر ثابت رکھے خدا تجھ کو

اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرِّفِ اللّٰهُ بَیْنَکَ (بَیْنَهَا) وَ

راہِ راست کی طرف ہدایت کرے خدا اپنی رحمت کے قرارگاہ میں تیرے

بَیْنَ اَوْلِیَاۤئِکَ (اَوْلِیَاۤئِهَا) فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ

اور تیرے دوستوں کے درمیان شناسائی کرادے۔ اے خدا

جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ (جَنْبَیْهَا) وَاَصْعِدْ بِرُوْحِهٖ (بِرُوْحِهَا) اِلَیْکَ

اس کے دونوں پہلوؤں سے زمین کو دور رکھ اور اس کی روح کو اپنی طرف

وَ لَقِّهٖ (لَقِّهَا) مِنْکَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ۔

بلند کر اور اپنی طرف سے برہان تلقین فرما۔ اے خدا تو اسے معاف کر تو اسے معاف کر

اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھیں اور مردہ مومنوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں۔

نکاح کے احکام

عقد ازدواج کے ساتھ عورت مرد پر حلال ہو جاتی ہے۔

عقد کے شرائط:- (۱) احتیاط واجب ہے کہ صیغ عربی میں پڑھا جائے۔ (۲) مرد و عورت اور ان کا وکیل عقد پڑھتے وقت قصد انشا

رکھتے ہوں یعنی عورت یہ قصد رکھتی ہو کہ اپنے کو اسکی بیوی قرار دے رہی ہوں۔ اور مرد اسکی بیوی ہونے کو قبول کر رہا ہو۔ وکیل کا یہ قصد ہو کہ جس مرد و عورت نے اسکو وکیل قرار دیا ہے۔ وہ بیوی و شوہر ہو جائیں۔

(۳) عقد پڑھنے والا عاقل اور احتیاط واجب یہ ہے کہ بالغ بھی ہو۔

(۴) بیوی اور شوہر معین ہو (۵) عورت اور مرد عقد پر راضی ہوں۔

چند ضروری مسائل:- (۱) عقد سے پہلے مہر معین کرنا چاہیئے اگر بغیر تعیین مہر عقد پڑھا جائے تو عقد صحیح ہے۔ تاہم دخول کے بعد مہر مثل بیوی کو دینا پڑیگا۔ یعنی اس جیسی دوسری عورتوں کا مہر اسے دینا پڑیگا۔ (۲) عورت باکرہ ہو تو والد کی رضایت بھی شرط ہے۔ (۳) عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جا سکتی۔ (۴) شوہر کی ہر خواہش پر اپنے کو اسکے حوالے کرے اگر ان باتوں میں شوہر کی اطاعت نہیں کرتی تو وہ عورت نان و نفقہ کی حقدار نہیں ہے۔ (۵) عورت مہر کی ادائگی سے پہلے شوہر کو نزدیکی سے روک سکتی ہے۔ (۶) جب تک مرد اور عورت کو یقین نہ ہو جائے کہ ان کے وکیل نے صیغہ پڑھ لیا ہے۔ اس وقت تک وہ ایک دوسرے کی طرف نگاہ محرمانہ نہیں کر سکتے۔

وُہ عیوب جن کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے

اگر مرد کو عقد کے بعد معلوم ہوجائے کہ ان سات عیوب میں سے ایک ہے۔ تو وُہ نکاح فسخ کرسکتا ہے۔ ۱۔ دیوانگی ۲۔ جذام ۳۔ برص ۴۔ اندھا ۵۔ شل ۶۔ پیشاب اور حیض کا راستہ ایک ہو۔ ۷۔ کوئی چیز دخول سے مانع ہو جیسے ہڈی یا غدود۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد معلوم ہوجائے کہ اسکا شوہر نکاح سے پہلے یا بعد پاگل ہوا ہے یا اسکا آلۂ تناسل نہیں ہے۔ یا وُہ ہمبستری سے عاجز ہے تو وہ عقد فسخ کرسکتی ہے فسخ کرنے کے بعد طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ بغیر طلاق کے ایک دوسرے سے جُدا ہونگے ہمبستری سے قبل فسخ کرے تو مرد پر کچھ نہیں۔ ہمبستری کے بعد فسخ کرے تو پُورا مہر ادا کرنا واجب ہے البتہ نامردی کی وجہ سے ہمبستری سے پہلے عورت عقد فسخ کردے تو مرد پر آدھا حق مہر واجب ہے۔

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَآءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا
بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ
اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ

الاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ
النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ
فَلَیْسَ مِنِّیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ
الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ۔

صیغۂ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں اور اپنا صیغۂ نکاح خود پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی انکی درست ہو تو اس طرح پڑھیں:

اول عورت کہے:

اَنْکَحْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصَّدَاقِ

پھر فوراً مرد کہے:

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الصَّدَاقِ

اَلْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ نَفْسِیْ نَفْسَکَ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اَلْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں :۔

پہلے عورت کا وکیل کہے :۔
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی
الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی
الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی
الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی
الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ

پھر فوراً مرد کا وکیل کہے :۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی
الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی
الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی
الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ

مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھیں:۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ وَکَالَۃً عَنْھَا وَعَنْ اَبِیْھَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل کریں، تو صیغۂ نکاح اس طرح پڑھیں:۔

اول عورت کی طرف سے کہے:۔	پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے:۔
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی

اَلصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اَلصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھا جائے:۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ وَکَالَۃً عَنْہَا وَعَنْ اَبِیْہَا عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی (باپ یا دادا) موجود ہوں تو اُن سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغۂ نکاح پڑھیں:۔

اوّل لڑکی کے ولی کا وکیل کہے:۔
اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغۂ نکاح پڑھ سکتے ہیں:۔

اول ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے:۔

أَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُوْمَةَ الصَّبِيَّ الْمُعَيَّنَ الْمَعْلُوْمَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے:

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُوْمَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اول لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے۔ أَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّدًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے:۔ قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی اور لڑکے کا نام لیا جائے جن کا نکاح ہو رہا ہے۔ یہ نکاح فضولی ہے جیسے مرد و عورت بالغ ہو جانے کے بعد مجاز ہیں کہ بحال رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں جن کے لیے بھی نکاح کے صیغے ان ہی سے بنائے جا سکتے ہیں۔

ہر مہینے کا چاند دیکھنے کے وقت حسب ذیل نقوش کو دیکھنا چاہیئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یَا اَللّٰہُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ	یَا کَرِیْمُ
یَا قَادِرُ	٩٥ ١٣	یَا اَللّٰہُ	٩٧ ھ
یَا حَیُّ	ک ھ و ک	٩٣٥ معمّر ٩٢	ھ ھ ٥ ٥
یَا قَیُّوْمُ	٨٧ ١٢ / ١٢ ١٣	٢٩ ١٣ / ١٢ ١٣	لا ٢١١ / ٨٠٢٢

جب نیا چاند دیکھیں، تو:۔

تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اور سات مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا مستحب ہے اور جب تک ختم نہ کرلیں چاند کی طرف سے نظر نہ ہٹائیں اور دعائے ہلال فرمودہ امام زین العابدین علیہ السلام پڑھیں جو صحیفہ مل و تحفۃ العوام کامل جدید نو ترمیم وغیرہ میں درج ہے۔ اسکے بعد مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق لکھی ہوئی چیزوں میں سے کسی ایک کو دیکھنا چاہیئے:۔

علیحدہ علیحدہ چاندوں کیلئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں۔

ماہ محرم :۔ سورۃ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزہ یا سونا یا چاندی؛
ماہ صفر المظفر :۔ سورۃ حمعسق (پ ۲۵) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی؛
ماہ ربیع الاوّل :۔ سورۃ مجادلہ (پ ۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت؛
ماہ ربیع الثانی :۔ سورۃ ملک (پ ۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند؛
ماہ جمادی الاوّل :۔ سورۃ مزمل (پ ۲۹) روئے پسر یا روپیہ یا چاندی؛
ماہ جمادی الثانی :۔ سورۃ مدثر (پ ۲۹) یا روئے فرزند یا بوڑھا آدمی؛
ماہ رجب :۔ سورۃ یٰسین (پ ۲۲) یا پھول یا ہتھیلی یا قرآن مجید؛
ماہ شعبان :۔ سورۃ جن (پ ۲۹) یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا روئے پرہیزگار؛
ماہ رمضان :۔ سورۃ محمد (پ ۲۶) یا تلوار یا اہل و عیال یا بوڑھا آدمی؛
ماہ شوال :۔ سورۃ فتح (پ ۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ؛
ماہ ذیقعد :۔ سورۃ نساء (پ ۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ؛
ماہ ذی الحجہ :۔ سورۃ حجر (پ ۱۴) یا اچھی صورت یا آب رواں۔

حالاتِ ایامِ ہفتہ

جمعۃ المبارک:- جمعہ کا دن بیحد بابرکت و عظمت والا ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا زیبِ تن کرنا سُنت ہے نمازِ جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ، اور زوال کے وقت ناجائز ہے اور اسکے بعد سفر میں کوئی مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے۔

شنبہ (ہفتہ):- شنبہ کا روز مُبارک ہے، اور سب کاموں کیلئے بہتر ہے خصوصاً سفر کیلئے مبارک ہے۔ اس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے۔

یک شنبہ (اتوار):- اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے۔ نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے۔ وہ لباس مبارک نہیں ہوتا۔

دوشنبہ (پیر):- پیر کا روز بے حد منحوس دن ہے۔ اسی روز جنابِ رسولِ خدا نے رحلت فرمائی؛ اور یہ روز بنی اُمیّہ کی طرف منسوب ہے

کیونکہ بسبب شہادت امام حسینؑ کے انہوں نے اس روز کو عید قرار دیا۔
کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔
سہ شنبہ (منگل):۔ منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ سفر اور طلب حاجت کے لئے بہتر ہے۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں، یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے، یا جل جاتا ہے۔
چہار شنبہ (بدھ):۔ بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے نحس ہے۔ نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتدا کے لئے بہتر ہے، اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا، مسہل لینا، اور حمام جانا خوب ہے۔
پنجشنبہ (جمعرات):۔ جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص اس روز لباس قطع کرے، تو اُن کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے۔ اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں محترم ہوتا ہے۔ اس روز سر تراشی کرنا، اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اُس روز وہ ناخن تراشے۔ ایک روایت میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے۔ اس روز قبورِ مومنین کی زیارت

کے واسطے جانا مستحب ہے۔

تحس اصغر تاریخیں :- ہر ماہ میں ۳-۵-۱۳-۱۶-۲۱-۲۴ اور ۲۵ تاریخیں نحس اصغر ہیں جہاں تک ہو سکے ان میں کوئی نیک کام شروع نہ کرے۔

قمر در عقرب :- ہر مہینہ کی جن تاریخوں میں قمر در عقرب ہو عقد اور سفر کرنا مکروہ اور نامبارک ہے۔ اور اگرچہ قمر در عقرب معلوم کرنے کا شرعاً کوئی طریقہ معلوم نہیں ہوتا لیکن یہ قاعدہ صحیح پایا گیا ہے کہ ہر عربی مہینہ میں جو ہندی مہینہ شروع ہو اس سے لے کر ہندی مہینوں کو کنوار کے مہینہ تک شمار کیا جائے۔ جس قدر مہینے شمار میں آئیں اتنے عدد کو ڈھائی گنا اور کر لیا جائے۔ اُس کے بعد کے اڑھائی دن میں قمر در عقرب ہوگا۔ اور ان دنوں میں عربی مہینہ کی جو تاریخیں ہوں گی اُن میں "قمر در عقرب" شمار کیا جائے گا۔

طریقِ استخارہ :- جو سب میں مختصر ہے حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین ۳ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو ۲ دو ۲ کر کے شمار کرے۔ اگر ایک دانہ باقی بچے تو وہ کام خوب ہے، ورنہ بد ہے۔

نقشہ ولادت وشہادت

نمبر شمار	اسمائے معصومینؑ	لقب	کنیت	پدر بزرگوار	والدہ ماجدہ
۱	حضرت محمدؐ	مصطفےٰؐ	ابوالقاسم	جناب عبداللہ	حضرت آمنہ بنت وہب
۲	حضرت فاطمہؑ	زہراؑ	سیدۃ النساء	حضرت محمد مصطفےٰؐ	حضرت خدیجۃ الکبریٰ
۳	حضرت علیؑ	امیرالمومنینؑ	ابوالحسن	حضرت ابوطالب۔ عمران	حضرت فاطمہ بنت اسد
۴	حضرت حسنؑ	مجتبیٰؑ	ابو محمد	حضرت علی مرتضیٰؑ	حضرت فاطمۃ الزہراؑ
۵	حضرت حسینؑ	سیدالشہداءؑ	ابوعبداللہ	حضرت علی مرتضیٰؑ	حضرت فاطمۃ الزہراؑ
۶	حضرت علیؑ	زین العابدینؑ	ابو محمد	حضرت حسینؑ شہید	حضرت شہربانو
۷	حضرت محمدؑ	باقرؑ	ابوجعفر	حضرت زین العابدینؑ	حضرت فاطمہ بنت امام حسنؑ
۸	حضرت جعفرؑ	صادقؑ	ابوعبداللہ	حضرت محمد باقرؑ	جناب امِ فروہ
۹	حضرت موسیٰؑ	کاظمؑ	ابوابراہیم	حضرت جعفر صادقؑ	جناب حمیدہ خاتون
۱۰	حضرت علیؑ	رضاؑ	ابوالحسن	حضرت موسیٰ کاظمؑ	جناب امُ البنین
۱۱	حضرت محمدؑ	تقیؑ	ابوجعفر	حضرت علی رضاؑ	خیزران خاتون (ریحانہ)
۱۲	حضرت علیؑ	نقیؑ	ابوالحسن	حضرت محمد تقیؑ	سمانہ خاتون
۱۳	حضرت حسنؑ	عسکریؑ	ابو محمد	حضرت علی نقیؑ	حدیثہ خاتون
۱۴	حضرت محمدؑ	حجۃ القائمؑ صاحب الزمانؑ	ابوالقاسم	حضرت حسن عسکریؑ	نرجس خاتون

چہاردہ معصومین علیہم السّلام

تاریخ ولادت	تاریخ شہادت	جائے دفن
۱۷۔ ربیع الاول عام الفیل	۲۸۔ صفر سنہ ۱۱ھ	مدینہ طیبہ
۲۰۔ جمادی الثانی ۵ بعثت	۳۔ جمادی الثانی سنہ ۱۱ھ	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
۱۳۔ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل	۲۱۔ رمضان سنہ ۴۰ھ	نجف اشرف (عراق)
۱۵۔ رمضان سنہ ۳ھ	۲۸۔ صفر سنہ ۵۰ھ	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
۳۔ شعبان سنہ ۴ھ	۱۰۔ محرم سنہ ۶۱ھ	کربلائے معلّیٰ (عراق)
۱۵۔ جمادی الاول سنہ ۳۸ھ	۲۵۔ محرم سنہ ۹۵ھ	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
یکم رجب سنہ ۵۷ھ	۷۔ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
۱۷۔ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۱۵۔ شوال سنہ ۱۴۸ھ	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
۷۔ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵۔ رجب سنہ ۱۸۳ھ	کاظمین (عراق)
۱۱۔ ذیقعد سنہ ۱۵۳ھ	۲۳۔ ذیقعد سنہ ۲۰۳ھ	مشہد مقدس (ایران)
۱۰۔ رجب سنہ ۱۹۵ھ	۲۹۔ ذیقعد سنہ ۲۲۰ھ	کاظمین (عراق)
۵۔ رجب سنہ ۲۱۴ھ	۳۔ رجب سنہ ۲۵۴ھ	سرمن رائے (عراق)
۱۰۔ ربیع الثانی سنہ ۲۳۲ھ	۸۔ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ	سرمن رائے (عراق)
۱۵۔ شعبان سنہ ۲۵۵ھ	بحکم خدا زندہ ہیں۔	مقام غیبت سرمن رائے (عراق)

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ
لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا
يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○
لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ
يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

الْوُثْقٰی ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

چار قُل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا
تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ
يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝
اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

عمران کمپنی لاہور کا مطبوعہ

القرآن المجید

مترجم عکسی و رنگین

ترجمہ و تفسیر
مولانا حکیم حافظ
سید فرمان علی صاحب
قبلہ
اعلی اللہ مقامہ

مترجم کے اصل نسخہ طبع شدہ لکھنؤ (ہندوستان) کے عین مطابق۔ مثالی تصحیح۔ دیدہ زیب آفسٹ طباعت سے مزین۔ اعلیٰ معیار کی پختہ اور خوبصورت جلدیں۔ متعدد اقسام کے کاغذ میں دستیاب ہے۔ عربی موٹی قلم اور ترجمہ اردو بھی نمایاں۔ حجم ایک ہزار صفحات سے زائد۔ سائز ۲½" × ۱۱½" ٹائیٹل نہایت خوبصورت۔

امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور